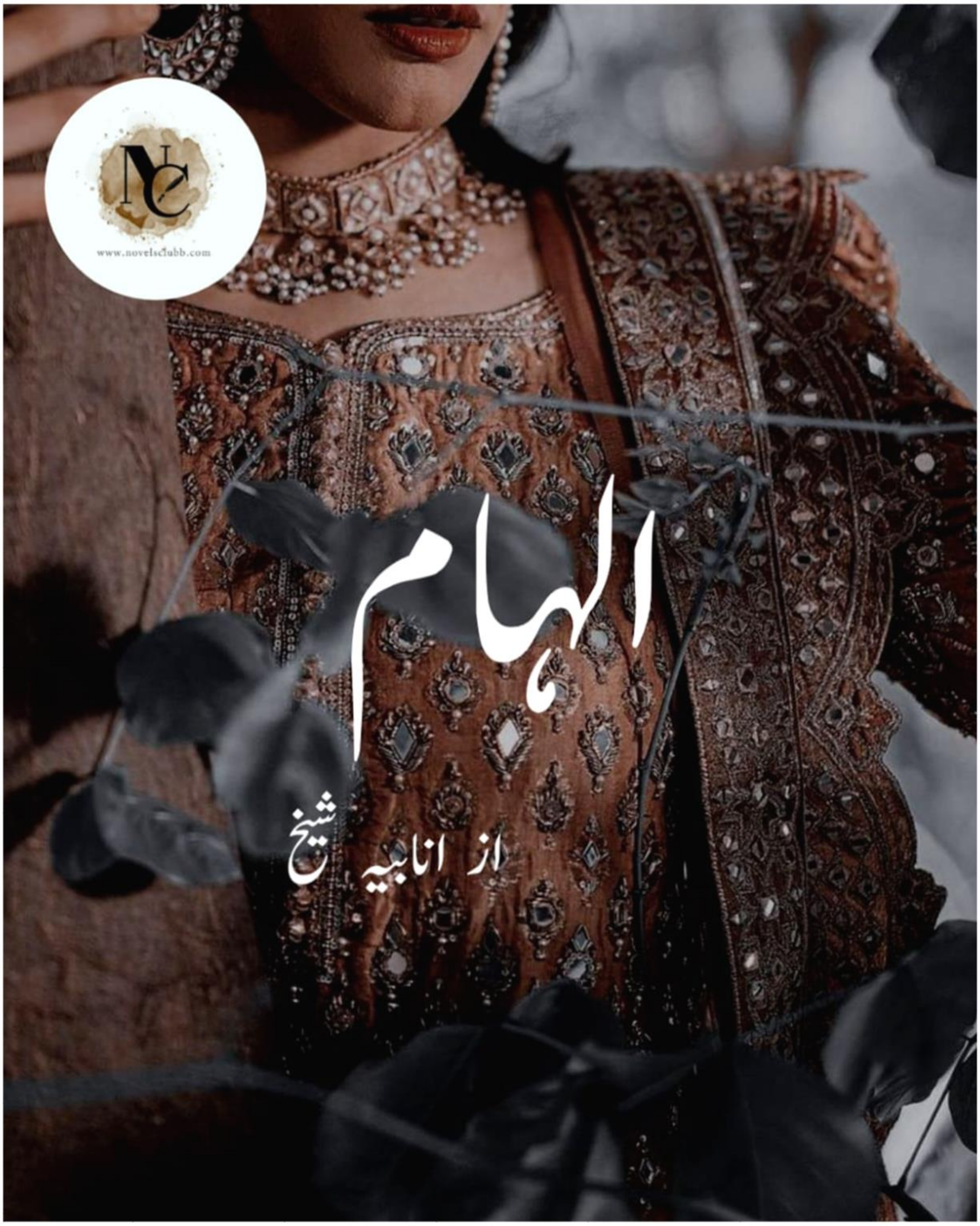
www.novelsclubb.com
الہام
از انابیہ شیخ

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

الہام از انابیہ شیخ

الہام ناول اس لڑکی کے نام جو پہلے کمزور ہوا کرتی تھی جو اپنے نفس میں بے قابو ہو کر ہر وہ حد پار کرنا چاہتی تھی جسے اللہ نے منع فرمایا اور یک بیک اُسکی زندگی نے اس طرح پلٹا کھایا کہ وہ حالات کے رویے سے مجبور ہو کر اپنا راستہ خود بنانے چل پڑی اور اس سفر میں اُسکے محرم نے اسکے ساتھ دیا جسے اللہ نے اسکے لئے ازل سے چنا تھا۔

www.novelsclubb.com

قسط نمبر چار

اسکے بورڈ کے پیپر ہو چکے تھے اُسنے پہلے سے
سوچ لیا تھا کی وہ وہاں اس اسکول میں ایڈمشن نہیں لیگی۔
گرمی کی چھٹیاں اُسنے اپنی نانی کے یہاں گزاری تھی۔
سارے سارے دن وہ یا تو ناول لیکر بیٹھی رہتی یا پھر اپنی خالہ کے پاس بیٹھ کے انہیں
سلائی کرتے ہوئے دیکھتی
پھر کچن میں گھسی کچھ نئی ڈش ٹرائی کرتی اور نہیں تو ماہی کے ساتھ بنا وجہ کے جھگڑے
کرتی۔

www.novelsclubb.com

یوں پورے دو مہینے کیسے گزر گئے اسے پتہ بھی نہیں چلا۔امی نے اسے دو تین بار فورس
کیا کہ وہ اسکول جائے مگر اسکی ناہاں میں نہ بدلی۔کچھ مالی تنگی بھی تھی مگر اسکے ابو نے
اسکی ہر خواہش کو پہلی ہے بار کہنے پر پورا کیا تھا۔

مگر وہ ہاں نہ کر سکی تھی۔آج کل کے اسکولوں کی فیس بھی مہینے کے خرچے کے برابر ہوتی تھی۔انکا کام تھوڑا تنگ جارہا تھا اسلئے اس نے چاہا کہ وہ اب آگے نا پڑھے۔

بلکہ اُسکا دل ہی پڑھائی میں نہیں لگتا تھا۔کہاں وہ ڈاکٹر بننے کا خواب دیکھا کرتی تھی۔ ڈاکٹر فاطمہ۔وہ یہ سوچ کر ہی ایک الوہی خوشی حاصل کر لیتی تھی۔

مگر اب پتہ نہیں کیوں خالی پن سا تھا۔وہ رونقیں جو اسکے چہرے پر شادابیاں لاتی اب نظریں چرا کر کہیں اور چلی گئیں تھی۔

الیشبہ نے تب سے کتنی بار اسے یاددہانی کروائی مگر اسے دھیان ہی نہیں دیا۔اس کے دماغ میں اسکا زہر خند لہجہ گونجا کرتا تو وہ سوچتی کوئی ایک انسان کیسے اتنا نقلی ہو سکتا ہے۔

بلکہ اب جب وہ آتی تو وہ ملتی ہی نہیں تھی اس سے...کیونکہ اسے وہ ساری باتیں یاد آجاتی تھی اور دل میں تکلیف کا احساس بڑھ جاتا۔

کوئی ایسا بھی ہو سکتا ہے دوستی کے نام پر یوں لوٹ لینے والا۔

اگر ایسا ہے تو ایسا ہی صحیح۔

www.novelsclubb.com

وہ روز عہد کرتی کی اسے ان سب سے باہر نکلنا ہے مگر پھر اسی میں کھو کر رہ جاتی۔ وہ

اپنے اندر کے خالی پن کو پر ہی نہیں کر پاتی۔

ان سب سے اسے پتہ چلا کہ اسکے ساتھ صرف علینہ ہی ہے

اسکے ہر دکھ درد کی ساتھی، اُسکی غمگسار۔

جو اُسکی خوشی میں خوش اور دکھ میں دکھی ہو جاتی تھی۔

وہ اُسک حوصلہ بڑھاتی کی اس کے کیا کیا خواب تھے انھیں بھی پورا کرنا ہے اسے۔

پھر اسنے بیٹھ کر سب کچھ ایک ہی پل میں دیسایڈ کیا کی اسے ہی اس سب سے باہر نکلنا

پڑے گا۔

سب سے پہلا کام اُسنے ایڈ مشن لینا تھا۔ کیونکہ ایسے گھر بیٹھے بیٹھے تو وہ بس ڈپریشن کی

مریض بن جاتی۔

www.novelsclubb.com

اگر زندگی میں کبھی خوش ہونا ہو تو چھوٹے چھوٹے وہ پل ڈھونڈ ھو جسمیں بس

اپنائیت ہو، کوئی دوغلا پن نہ ہو۔

جسمیں کوئی بے ایمانی نہ ہو۔

جسے سوچو تو آپکے لبوں پر مسکراہٹ چھو جائے۔

ایک بے مطلب کی مسکراہٹ۔

اور اسے وہ لوگ ڈھونڈنے تھے جو مخلص ہوتے اور سادہ بھی۔ مگر اس سب کے لئے خود کو بھی تو فکس کرنا تھا۔

******

نانی جان آپ تو کہہ رہی تھی آپکے زمانے میں اتنی رسمیں ہوتی تھی۔ عون نے دادی کا کندھا تھام کر انہیں آگے کیا۔

جہانگیر نے افسوس سے گہری سانس اندر کی۔ اسے پتہ تھا جو یہ کوئی الول جلول فرمائش کریگا۔

ہاں ہاں ویسے بھی آجکل 90's کی رسمیں ہر گھر میں منائی جاتی ہے۔ انشراح نے بھی پہلی بار بھائی کا ساتھ دیا........یا حیرت۔

www.novelsclubb.com

تو پھر ہم بھی وہی سب کرینگے کیوں نانی۔وہ جان بوجھ کر دادی کو آگے کر رہا تھا پتہ تھا انہیں جہانگیر تو منع نہیں کریگا۔

جی۔وہ زبردستی کی مسکراہٹ چہرے پر لا کر چپ چاپ فاطمہ کے سائڈ میں بیٹھ گیا کی یہ لوگ اتنی آسانی سے نہیں چھوڑنے والے تھے۔

سارے ہال میں مدھم روشنی پھیلی تھی۔ساری ڈیکوریشن آف وائٹ کلر میں تھی۔ماحول میں بھینی بھینی صندل اور روز کی خوشبو مہک رہی تھی۔

ایسا نہیں تھا کی وہ بوریا کوئی خشک قسم کا آدمی تھا۔بس اُسکی پرسنالٹی اسے مغرور اور کھڑوس دکھاتی تھی۔اسے بھی یہ سب چیزیں کبھی اٹریکٹ کرتی تھی۔جب وہ زندہ دل ہوا کرتا تھا۔

www.novelsclubb.com

.......مگر کبھی

اب تو بس منھ سئے رہتا۔

تو پھر کیا کیا جائے؟؟وہ سب اسی ادھیڑ بن میں تھے۔

ویل ویل میرے پاس ایک پلان ہے۔انشراح نے جوش سے کہا۔

کیا؟ہو گا تمہارا کوئی بو گھس سا پلان۔ میں نے سوچ لیا کیا کرنا ہیں۔ عون نے اسکا آئیڈیا سنے بغیر رد کر دیا۔

ماموں۔۔وہ جہانگیر کو دیکھ کر لاڈ سے ٹھنکی۔

تم بتاؤ اسنے انشراح کو مسکرا کر دیکھا۔

بائی داوے عون یہ لڑکیوں کی رسم ہے نا؟؟ اُسنے شریر سے مسکراہٹ سے اس سے پوچھا تو عون تھوڑا سا شائے ہو گیا۔ ٹھیک ہے کرلو یہ رسم وہ منہ بناتا پیچھے ہٹا

فائن بولو تم ہی۔ اُسنے سیز فائر کیا۔

سب سے پہلے ہم رنگ والی رسم کرینگے۔

اور پھر جو شیشے والی ہوتی ہے نانی اسے کیا کہتے ہیں؟

اسنے بتانے کے ساتھ ہی نانی نے سوال کیا۔

www.novelsclubb.com

آرسی مصحف انہوں نے تصیح کی۔

.ہاں وہی۔ وہ مگن ہو گئی

یہ سب کیا بورنگ رسمیں ہیں۔ عون کا منہ بگڑ گیا جبکہ باقی سب اس منظر کو انجوائے کر رہے تھے تو اسے بھی چپ ہونا پڑا۔

پلیز یہ تمہاری شادی نہیں ہے۔انشراح نے اسے ہوا میں اڑایا۔

میری ہو بھی کیسے سکتی ہے ایک اور پتھر جو رکھا ہے میرے سینے پر۔اُسنے عالمگیر کو دیکھ کر سرگوشی کی۔جو اُسنے سن بھی لی تھی۔

شٹ اپ۔اُسنے اسے جھڑک دیا۔کیونکہ عالمگیر کا کہنا تھا شادی اور لڑکی سر درد ہوتی ہیں۔

میں آتی ہو اور تم بھی چلو میرے ساتھ۔وہ عون کا ہاتھ پکڑ کے چلتی ہوئی بولی اور وہ اُسکے پیچھے پیچھے پیر گھسیٹتے ہوئے چل پڑا۔اور ماتھے پر نوانٹریسٹ کا بورڈ بھی سجا لیا تھا۔

*****

www.novelsclubb.com

آج موسم کافی اچھا تھا۔ٹھنڈی ہوا بھی کافی زور و شور سے بہہ رہی تھی۔

کچھ زیادہ کام بھی نہیں تھا سو وہ بھی کھانا بنا کر وہ چھت پر ٹہلنے چلی آئی تھی۔

علینہ اپنی چھت پر بیٹھی تھی اور اسکے ساتھ سومیہ بھی تھی۔

ہیلو......علینہ نے اسے اپنی چھت پر بلایا تو وہ چھلانگ مر کر اُس پار چلی گئی جس میں وہ کافی ایکسپرٹ تھی۔

سادہ سے پینٹ پر کلر فل کرتا اور چھوٹے چھوٹے بالوں میں ملبوس وہ آج کھلی کھلی سی تھی۔

وہ دونوں اپنے اسکول کی بات کر رہی تھی۔فاطمہ کو لگا یہ اُسکے مطلب کی بات نہ تھی اسلئے وہ تھوڑی بور ہو گئی۔

تم نہیں جاؤ گی اب پڑھنے؟؟؟؟؟

اُسنے بھی وہی سوال کیا جو کی سارے خاندان والے کرتے تھے روز۔

کچھ اور بات کرے پلیز.وہ منھ کا زاویہ ٹیڑھا کر کے بولی۔پھر وہ اور علینہ ایک دوسرے سے بات کرنے میں بزی تھے اسے بھی شامل کر رہے تھے مگر وہ ہنوز منہ بگاڑے ہی بیٹھی رہی۔علینہ بھی اسے سے ہی بات کرنے میں بزی تھی تو وہ اٹھ کر واپس چلی آئی۔

اسکا من اب کہیں نہیں لگ رہا تھا۔

کیا پڑھائی اتنی ضروری ہوتی ہے۔

www.novelsclubb.com

کیا دنیا میں سارے ہی لوگ پڑھے لکھے ہیں۔

یہ پھر جو انپڑھ ہے انکی کوئی عزت نہیں ہیں کیا؟

وہ یہی سب نیگیٹو بات سوچ سوچ کر کافی ڈپریس ہو گئی تھی۔اس نے فیصلہ لیا تو تھا مگر کسی کو ابھی نہیں بتایا تھا۔

.اور شام میں جب سب چائے پی رہے تھے تو وہ بھی وہیں چلی آئی

میں ایڈ مشن کروا رہی ہو۔اُسنے دھماکا سا کیا تھا۔سب اسے شاکڈ دیکھ رہے تھے

یہ معجزہ کیونکر اور کیسے ہوا۔؟؟

خیر جو ہوا اچھا ہوا۔

اچھا پھر یہ بتادو کہاں کرواؤ گی؟ابو نے پوچھا تھا

ابھی وہ دیکھنا ہے۔نہیں تو یہی آس پاس کے اسکول میں دیکھتی ہو۔اُسنے کندھے اُچکائے۔

www.novelsclubb.com

سب ہی اسکی اس آئی تبدیلی سے خوش ہو گئے تھے۔

*****

کافی ساری رسمیں منا کر آخر کار اسے ہوٹل کے ایک کمرے میں پہچایا گیا۔

تھکن سے چور چور وہ بعد پر ایسے ہی لیٹ گئی۔

اور اپنے ہاتھ اوپر کر کے دیکھنے لگی جسمیں اب ایک رنگ چمک رہی تھی۔

جو کی تھالی میں سے جہانگیر کے ہاتھ میں گئی تھی۔

اور پھر اسنے اسے پہنائی تھی۔

اسکا دل ابھی تک دھڑک رہا تھا۔

اسے نہیں پتہ جہان کا کیاری ایکشن تھا۔ مگر اب اسے دیکھنا تھا۔

سارے روم میں وائٹ روز اور جیسمن کی سجاوٹ تھی۔ گولڈن اور وائٹ کامبی نیشن

www.novelsclubb.com

کی ڈیکوریشن یہاں پر بھی تھی۔ فرق صرف یہ تھا یہاں پر نیلگوں لائٹ جل رہی تھی۔

اور ساتھ ہی ڈھیر ساری کینڈل جل رہی تھی۔

اسنے اپنا موبائل گھر پر ہی چھوڑ دیا کی اُسکی کوئی ضرورت نہیں تھی۔

اب چپ چاپ بیٹھ کر منظر انجوائے کرنے سے رہی۔

اسے جلد از جلد اس بھاری سوٹ سے جان چھڑا کر سونے کا من کر رہا تھا۔

لہٰذا وہ اٹھ کر مرر کے سامنے بیٹھ کر ایک ایک کر کے ساری جویلری اتارنے لگی۔

پیچھے کھٹکا ہوا۔

آنے والا جہانگیر تھا۔

ahm ahm

اُسنے گلا کھنکار کر اُسے متوجہ کیا۔

جبکہ وہ اُسے گلا کھنکارنے پر ہی چڑ سے گئی۔اسے بہت زیادہ گروس محسوس ہوتا اگر کوئی ایسے حرکت کرتا تھا۔

آپ میرا نام بھی لے سکتے ہیں یہ گندی حرکت کرنا ضروری تھا۔اُسنے ابرو ابھار کر اُسے دیکھا۔ساتھ ہی ڈھیروں ڈھیر زیورات سے فرصت پائی۔

www.novelsclubb.com

ایکسکیوزمی۔جہانگیر نے حیرت سے اُسے دیکھا تھا۔اُسکا منھ بھی شاک سے کھلا رہ گیا تھا

توبہ کتنا بولتی ہے یہ لڑکی۔

اسکے ساتھ کیسے گزارہ ہو گا جہان میاں؟؟اُسنے خود سے دھیرے سے سوال کیا۔

کیا بڑبڑا رہے ہیں آپ میرے بارے میں۔وہ شیشے میں سے اُسے دیکھ کر بول رہی تھی۔فاطمہ کے لئے وہ شخص اپنا ہوتے ہوئے بھی اجنبی کے مانند تھا۔ایک ایسا بند دروازہ جس کے اس پار وہ جھانک نہیں سکتی۔

مگر خود کو بولنے سے باز بھی نہیں رکھ سکتی تھی۔

کچھ نہیں۔وہ جل سا گیا۔

پھر آخر کار پوچھ لیا۔تم کب چپ ہوتی ہو؟؟کافی انٹریسٹ سے وہ اسے دیکھ بھی رہا تھا جیسے کتنا اہم سوال پوچھا ہے۔

آج میں سارا دن چپ ہی تھی۔وہ اسے جتا کر بولی۔

جی مہربانی آپکی۔کہہ کر اُسنے اپنے کوٹ کا بٹن کھول کر اُتار کر بیڈ پر رکھا تھوڑا ریلیکس ہو کر صوفے پر آدھا لیٹ کر اُسنے انٹر کام بجایا۔

www.novelsclubb.com

تم کچھ کھاؤ گی۔؟اس سے پوچھا تھا۔

وہ چپ چاپ اپنے کام میں بزی رہی۔اس کے سوال کو سن کر بھی جواب نہیں دیا کہ ابھی اُسنے اُسکے بولنے پر طنز کیا تھا۔

ہیلو مسز۔کچھ پوچھ رہا ہوں اُسنے ہاتھ ہلایا۔

ہمم سوچ رہی ہوں ابھی۔وہ مصروف انداز میں بولی

پلیز جلدی۔۔۔جہانگیر نے گہری سانس لیکر کہا۔

میرے لئے فرائزاور آئس کریم وہ بالوں میں سے پن نکالتی بولی جو کی بیوٹیشن نے

درجنوں کے حساب سے اسکے بالوں میں پھنسا رکھی تھی۔

اوکے جو حکم مسز کا۔وہ مسکرایا تھا۔

جبکہ اب وہ اٹھ کر واشروم میں چلی گئی تھی۔

جب باھر نکلی تھی تو وہ صوفے پر آدھا تر چھا لیٹا تھا۔

آپ بیڈ پر سو سکتے ہیں۔وہ اُسکے پاس جا کر بولی۔

نہیں it's اوکے i'm good وہ بولا تھا۔

جبکہ اسکی آنکھوں میں بہت ساری تھکن اور نیند تھی۔

www.novelsclubb.com

تبھی دروازہ ناک کیا گیا تھا۔

لیٹ می چیک وہ اٹھتے ہوئے بولا۔

روم سروس والا تھا جو کی اُنکے لیے کھانا لیکر آیا تھا۔

وہ بھی وہیں صوفے پر بیٹھ گئی۔

تم کچھ اور نہیں کھاو گی ؟ا2-1 چیزیں آرڈر کرنے پر پھر سے پوچھا

غالباوہ اُسکے صحتمند ہونے پر چوٹ کررہا تھا یا فاطمہ کو ایسالگا تھا۔

؟ہلکی سی مسکراہٹ سے وہ بولا۔ it's enough for you

نہیں اگر یہ کم ہوا تھا میں آپکا والا شیئر کرلو نگی۔وہ اسکا چہرہ نہیں دیکھی تھی ورنہ ایک محاذ کھولیتی۔

کچھ ہی دیر میں انکا کھانا آچکا تھا۔

آؤ شروع کریں؟وہ ٹرے ٹیبل پر رکھتے ہوئے بولا۔

ہم میں یہ چینج کرلوں آپ بسم اللہ کریئے۔

اوہ پھر کچھ دیر بعد وہ دونوں صوفے پر بیٹھ کر کھانا انجوائے کررہے تھے اور ساتھ ساتھ ہلکی پھلکی بات بھی ہورہی تھی۔

www.novelsclubb.com

آنے والا وقت اُن دونوں کو دیکھ کر مسکرارہا تھا پھر اسکے چہرے پر اُداسی آگئی تھی۔۔

کیا دیکھ لیا تھا اُسنے ایسا۔۔

آپ کو کیا لگتا ہے جہان اور فاطمہ اس وقت کے ستم کو مسکرا کر سہہ لینگے یا پھر وہ آزمایش پر کھرے اترینگے۔

کیونکہ کبھی روڈ اور کبھی اتنی دوستی دکھانے والا انسان فاطمہ کے لیے ابھی بھی اجنبی جیسا ہی تھا۔

****

کیا کبھی آپ کسی ایسے پل سے گزرے ہیں وہ پل جو آپکو لگے کہ آپکے لئے مصیبت ہے

یا ایک امتحان۔

یا پھر اللہ کی طرف سے ایک تحفہ۔۔۔

جزا۔

وہ جو آپکے لئے بہتر سے بہترین ہو۔

www.novelsclubb.com

یہ پھر سزا جو آپکے ہر بہترین کو بدترین بنا دے۔

ایسا ہی ایک پل تھا اُسکے اوپر گزرا تھا۔

اسکے پیپرز ہونے والے تھے۔

ہادی بھیا سے اسکے ابّو نے کہا تھا وہ اُسے لے جا کر پیپرز دلا دینگے اور وہ مان گئے۔

بڑی چاچی خوب غصہ ہورہی تھی کی....اس نے پہلے منع کیا تھا مگر ابّو کے کہنے پر اسے مجبوراًاُنکے ساتھ ہی جانا پڑا تھا۔

اب اُنکی گاڑی اتنی فری نہیں ہوئی۔چاچی کے طنز بھرے الفاظ۔

مگر ہادی بھیا کہاں کسی کی سنتے تھے۔

اسنے علینہ اور سومیہ سے بھی کہہ دیا تھا ساتھ چلنے کو۔

پہلا پیپر دوپہر کو تھا تو ایک سب خوب اچھے سے نہا دھو کر ریڈی تھی۔اور پیپر کی تیاری اللہ کے بھروسے تھی۔

سومیہ اور علینا جلدی سے پچھلی سیٹ کے دونوں شیشوں پر قبضہ جما کر بیٹھ گئی۔

نکلو تم دونوں میں کھڑکی کے پاس بیٹھنے والی ہوں۔

وہ اُن دونوں سے تیزی سے بولی۔مگر انکے کانوں پر جوں نہ رینگی۔

پلیز بہن۔اب کہ وہ ریکوسٹ کرنے لگی۔

کیا ہوا،؟ تبھی ہادی بھیا وہاں آگئے انہوں نے بلیو کلر کی شرٹ اور وائٹ پینٹ پہنا تھا۔

واجبی شکل وصورت ہلکی گندمی رنگت اور اُنکی عادت واطوار بہت اچھے سے سوائے ایک کے کہ انکو مسکرانا نہیں آتا تھا۔

www.novelsclubb.com

تم آگے بیٹھ جاؤ؟ انہوں نے اسے آرڈر دیا

پر۔۔۔وہ گھبرا گئی۔

ارے بیٹھ جاؤ۔ہادی بھیا اتنے پیار سے کہہ رہے ہیں۔اُنکی زبان پھر سے پھسلی۔

تو چار و نا چار وہ آگے بیٹھ گئی تھی۔

بورڈ کے پیپر اگر دوپہر میں ہوتے تو شام کو ہی ختم ہوتے تھے۔

اگر ڈیلی بس سے آنا ہو تو مصیبت کیونکہ پھر مغرب کی اذان ہو جاتی تھی۔

آپ پھر کیسے آئینگے ہم لوگ موبائل نہیں لیکر آئے ہیں؟ وہ ہادی سے سوال پوچھنے لگی۔

نمبر لکھ لو میرا اسکول میں سر سے موبائل لے کر کال کر دینا۔ہادی بھیا نے آئیڈیا دیا۔

اوکے کہہ کر وہ اپنا کلپچ نکال کر اسمیں انکا نمبر نوٹ کرنے لگی کیونکہ کوئی بھی قسم کا کاغذ

لے جانا منع تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ دونوں پہلے ہی اتر گئی۔

کیا کہہ رہے تھے "بھیا" آپکے وہ دونوں کہہ کر ایک دوسرے کو تالی مار کر ہنس دی۔

وہ منہ بنا کر بولی۔ shut up

ہاہاہاہاوہ دونوں قہقہہ لگانے لگی۔اُسے اس ٹائم پیپر کی ٹینشن تھی اسلیئے اُنکے لب و لہجے پر دھیان ہی نہیں دیا۔

ہنسو مرو یہی میں جا رہی اندر۔وہ جھلا کر اندر چلی گئی تھی۔

پانچ بجے اُن سب کا پیپر ختم ہوا۔سب جیسے مرغی کے دڑبے سے باہر نکلی تو ہادی بھیا پہلے سے ہی کار لیکر آ چکے تھے۔

وہ سب کافی ایمپریس ہو گئیں تھی کہ اتنی کیئر وہ بھی اُن کے لئے۔۔۔۔یا پھر بس فاطمہ کے لئے ہے۔

پیپر کے ختم ہونے کے بعد وہ بس گھر جا کر ریلیکس ہو کر سونا چاہتی تھی۔مغرب کی اذان ہونے میں آدھا پون گھنٹہ ہی رہ گیا تھا۔

کار ریلوے کراسنگ کے پاس رکی تو وہ سب اسٹریٹ فوڈ کے لیے بیچین ہو گئی تھی مگر

www.novelsclubb.com

ہمت نہیں ہو رہی تھی ہادی سے کہنے کی۔

۔۔۔۔۔۔پیچھے سے وہ لوگ بھی کب سے اُسے نوچ رہی تھی کہ تم بولو۔

بلآخر وہ ہمت کر کے بول اٹھی۔

ہادی بھیا پلیز سموسہ کھلا دیجئے اور گول گپے۔اُسکا من گول گپوں کو دیکھ کر مچل اٹھا تھا۔

اُسنے صبح سے کچھ بھی نہیں کھایا تھا۔

چپ چاپ بیٹھی رہو۔اُنہوں نے جھڑک دیا تو وہ منہ بنا کر سائڈ میں دیکھنے لگی تھی۔

پیچھے ٹرک کے ہارن نے اور دماغ خراب کیا تھا۔

آج تو فاطمہ کا کان پھٹ جائیگا۔علینہ نے اسکے کم سننے پر طنز کیا۔

کب سے بلانے پر اس نے ان سنا کر دیا تو وہ اسکو ہی سنا رہی تھی۔

پیچھے تو ہے ہمارے اسکول کی گاڑی اور سب لڑکیاں تو کھا بھی رہیں ہیں۔

بس ہمیں ہی پرہیز ہے۔سومیہ نے تیز آواز میں کہا

مگر ہادی بھیا کا دھیان اُنکی طرف نہیں تھا۔وہ چاہ رہے تھے کہ جلد از جلد وہ گھر پہنچ جائیں ورنہ آج اُسکی امی نے اسکا قتل کر دینا ہے۔

www.novelsclubb.com

بھیا پلیز بس گول گپے ہی کھلا دیجئے۔وہ منت کرنے لگی

اور اور پتہ نہیں کیا کیا کہہ کے منع کر دیا unhygeinic مگر انہوں نے

۔کراسنگ گیٹ بھی کھل ہو گیا تھا۔اسلیے اب کوئی فائدہ نہیں تھا۔

******

وہ رات اُسکے لئے اسپیشل تھی۔

پہلی بار ایسا تھا کی کسی نے بناٹو کے اُسکی ہر بکواس سنی تھی۔عام سا نظر آنے والا یہ شخص اُسکے لئے خاص بن گیا تھا وہ اسے پوری طرح سے نہیں سمجھ پا رہی تھی مگر اُسنے اپنا دل چپکے سے اس کے نام کر دیا تھا۔

محبت کا کیا ہے وہ لافانی ہے کسی سے بھی ہو جاتی ہے اور کبھی کبھی کوئی پاس ہو تب بھی نہیں ہوتی ہے۔اسے اپنا یہ غصیلے مزاج اور لاپرواہ سا شوہر ایک ہی دن میں پیارا ہو گیا تھا۔اس کے لیے بس اتنا ہی کافی تھا کہ وہ اُسکا ہے اور وہ اسے کبھی نہیں چھوڑ سکتا ہے۔

ایک ہی چیز تو اس نے مانگی تھی جو اسے مل گئی۔

www.novelsclubb.com

آپ کو پتہ ہے مجھے ڈاکٹر بننے کا بہت شوق تھا مگر اب خیر۔وہ اُداس سی ہوئی

کوئی بات نہیں تو اب یہ شوق پورے کر لینا۔جہانگیر نے اس سے کہا۔

ارے نہیں۔۔۔۔وہ ہڑبڑا گئی نہیں۔اب اتنا بھی شوق نہیں ہے۔

supportive ریلیکس جو تمہارا من ہو تم وہ کرنا کوئی زبردستی نہیں ہے۔وہ کافی ہوا تھا۔

شکر اللہ کا وہ جلدی جلدی اللہ شکریہ ادا کرنے لگی۔

جہانگیر اچنبھے سے اُسے تکنے لگا۔

نہیں کچھ ہسبنڈ ہوتے ہیں پہلے ہی آرڈر دے دیتے ہیں میرے مطابق چلنا۔بس اسلئے میں شکر ادا کر رہی تھی۔

دیکھو فاطمہ۔جہانگیر نے تمہید باندھی۔

وہ سامع بنکر اسے دیکھنے لگی۔

مجھے نہیں پتہ وہ کونسے شوہر ہوتے ہے۔لیکن ایک اچھی لڑکی کا فرض ہے وہ اپنے شوہر کی ہر بات کا پاس رکھے۔

www.novelsclubb.com

ہاں میں نے تمہارے ساتھ تھوڑی سی بدتمیزی کی ہے اس کے لئے آئی ایم سوری مگر میں ایسا نہیں ہوں۔

نہیں آپ غلط سمجھ رہے ہیں۔وہ جلدی جلدی صفائی دینے لگی۔

مگر میں اپنی طرف سے تمہیں کوئی تکلیف دینے کے بارے میں نہیں سوچ سکتا۔دادا جان میری جان نکال لینگے۔دھیمے دھیمے کہتا ہوا ہلکا سی مسکراتا وہ بہت پیارا لگ رہا تھا

ماشاءاللہ وہ دل ہی دل میں بولی۔

میں نہیں جانتا کہ مجھے کیا کرنا ہے مگر میں اب جہاں بھی غلط ہوں تم مجھے ٹوک دینا۔

مطلب آپ نے میرے سامنے گھٹنے ٹیک دیے۔وہ شرارت سے بولی۔

ایسا ہی سمجھ لو۔

فاطمہ تمہاری دنیا بہت بڑی ہے مگر میری دنیا میں میں اکیلا ہوں۔مجھے ایک ساتھی چاہیے تھا جو مجھے جان سکے مجھے سمجھ سکے۔میں زیادہ کچھ نہیں مانگ رہا ہوں بس مجھے ساتھ چاہیے۔وہ دھیرے سے بولا اسکی آنکھوں میں موتی اُبھر کر معدوم ہوئے تھے۔

فاطمہ کچھ بول ہی نہیں سکی۔

www.novelsclubb.com

خیر سیریس بات کرنے کے لئے کافی وقت ہے ہمارے پاس۔

I'm going to sleep اور میں بیڈ پر سو رہا ہوں۔

کہتے ہوئے آٹھ کر وہ تیزی سے بیڈ کے پاس گیا۔

جہان یہ کیا بچوں والی حرکت ہے۔وہ آنکھیں اور منھ ایک ہی زاویے میں سکوڑ کر بولی

۔

جبکہ وہ تکیہ وغیرہ سیٹ کرکے سونے کے لئے لیٹ چکا تھا۔کئی دنوں کی نیند تھی جو پوری کرنی تھی۔کافی دنوں بعد وہ پر سکون حالت میں تھا۔

جہان۔۔۔۔۔۔وہ جھنجھلا کا بولی۔

مگر وہاں خاموشی کا راج تھا۔

****

www.novelsclubb.com

ایسا نہیں تھا کی وہ صحیح تھی۔یہ پھر اُسنے کبھی کوئی غلطی نہ کی تھی۔بنا اسکے ایکشن لئے کچھ کیسے غلط ہو سکتا تھا۔

ہوئے۔اب تک اسے سمجھ جانا چاہیے تھا کہ وہ ہی incident اُسکے ساتھ اتنے غلط ہے اسے اپنے اطوار صحیح کرنے تھے نا کی دوسروں کے مگر اونٹ کی کونسی کل سیدھی ہے۔یا پھر اسے فرق نہیں پڑتا تھا۔

اس دن وہ ایسی ہی موبائل لیکر بیٹھی تھی۔

بکس اور اسٹیشنری کا سارا سامان اُسکے سامنے بکھرا تھا۔اسکا بائیو کا پیپر تھا۔

جسکی وہ جی جان سے تیاری کر رہی تھی کیونکہ پھر بورڈ میں اچھا نمبر لانے پر وہ میڈیکل ایگزام کلیئر کر سکتی تھی۔

ہلکی ہلکی ٹھنڈ بھی تھی۔اور پھر موسم سرما میں بادلوں انگڑائی لی اتنے زور زور سے بادل گرجے برسے کی اللہ کی پناہ۔

وہ بھی دبکی بیٹھی تھی۔بارش کے دنوں میں گھر میں سب کچھ گیلا گیلا ہو جاتا تھا جس سے اسے چڑ تھی۔

www.novelsclubb.com

ہاں وہ بارش کی دیوانی تھی۔بارش آنے پر سب سے پہلے وہ ہی بارش میں بھیگنے کے لیے تیار ہوتی تھی پھر پکوڑے بھی بنتے جاتے مزا دوبالا کرنے کے لئے۔

مگر ابھی تو وہ کتابیں لیکر بیٹھی تھی۔

موبائل بھی نزدیک رکھا تھا۔

پھر اچانک کلچ دیکھ کر اُسے یاد آیا کہ اسے ہادی بھیا کا نمبر بھی سیو کرنا تھا۔

نمبر سیو کر کے اُسنے سلام کا ٹیکسٹ بھی کر دیا تھا۔

وعلیکم السلام ؟؟؟ سامنے سے جواب آیا۔

کون ؟؟ سوال بھی پوچھا گیا۔

it's فاطمہ here اُسنے جواب دیا۔

اوہ۔ پھر کوئی میسیج نہ آیا تھا۔

اور کیا ہو رہا ہے ؟ فاطمہ نے خود ہی ڈھٹائی سے پوچھا تھا۔

کچھ نہیں بس بیٹھے ہوئے ہیں کچھ ہی پل میں جواب آیا۔

اور پھر میسیجز کا سلسلہ بڑھ گیا۔

www.novelsclubb.com

کیسا پیپر کیسی تیاری۔

رات گئے تک دونوں میں کافی باتیں ہوئی تھی۔ لیکن اسے نہیں پتہ تھا کہ اُسکی یہ حرکت کتنی مہنگی پڑنے والی تھی اسے۔

******

اسکی آنکھ کھلی تو کمرے میں اسکے علاوہ کوئی زی روح نہ تھی۔

فاطمہ اُسے کہیں نہ نظر آئی۔

اسکے حواس ایک ہی جھٹکے میں بحال ہوئے۔

یہ لڑکی کچھ بھی کر سکتی ہے اور میرے سونے پر ہی اسے غائب ہونا ہوتا ہے۔سب سے پہلے بالکنی میں جھانکا۔

وہ کود کر نہیں جان دینے والی۔اُسنے اوپر سر اٹھا کر کہا۔میں نے اس thankgod کے ساتھ کچھ بد تمیزی تو نہیں کی نا

www.novelsclubb.com

تو پھر کہاں ہے یہ۔

وہ واشروم میں جلدی جلدی گیا وہ بھی خالی پڑا تھا ایسے جیسے کسی نے کبھی استعمال ہی نہ کیا ہو۔

اُفف کیا مصیبت ہیں۔وہ بال نوچنے کو تیار تھا۔یہ پکا مجھے دادا جی سے پٹوائیگی۔اسے یہاں کے بارے میں کچھ پتہ ہوگا کہ نہیں۔وہ حقیقتاً پریشان ہوا۔

عون فوراً میرے روم میں پہنچو۔اُسنے عون کو کال کی۔

جی ماموں۔ٹھیک پانچ منٹ بعد وہ اُسکے روم کے حاضر تھا۔

اتنی دیر کیوں لگادی۔وہ اُلٹا اُسے ڈانٹنے لگا

آپنے صبح صبح یہی سنانے کے لئے بلایا تھا۔وہ منہ thank you sir اور کے بناتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔

جہان کو اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا۔

؟؟وہ سرگوشی سے بولا۔ فاطمہ is lost

what you mean by this؟اُسنے حیرت سے منھ کھولا۔

www.novelsclubb.com

آپنے انہیں ڈانٹا تھا؟وہ سوالیہ انداز میں بولا

ایکسکیوزمی۔وہ عون کو فل اسٹاپ لگاتے ہوئے بولا۔

عون نے ہوٹل کی لاؤنج میں فاطمہ کو نانا اور نانی جان کے ساتھ بیٹھے دیکھ لیا تھا بلکہ اُنکے ساتھ اسے ناشتا بھی کرنا تھا مگر اسے پھر جہانگیر کو بھی تو ستانا تھا۔

اسکے ساتھ موبائل بھی نہیں ہے۔جہانگیر صحیح معنوں میں پریشان ہو گیا تھا۔

آپ نیچے تو چلیے۔وہ جہانگیر سے بولا تھا مگر اسے دھیان نہیں دیا۔

اگر دے دیتا تو عون کی مسکراہٹ اسے دکھ جاتی جو وہ اس سے چھپانے کی کوشش کر رہا تھا۔

آپ نیچے تو چلیے۔اب کی بار وہ جہان کا ہاتھ پکڑ کر بولا تھا۔وہ واپس پلٹ کر ٹیبل سے اپنا والٹ اور موبائل لینے لگا۔

فاطمہ جب سو کر اٹھی تھی اُسکی گردن میں درد کی شدید لہر اٹھی تھی۔

اسنے غصے سے جہانگیر کی طرف دیکھا تھا جو گدھے گھوڑے بیچ کر بعد پر لیٹا تھا۔

براؤن سلکی بال جو کی سائڈ سے کم تھے اور سامنے سے زیادہ۔اس وقت ماتھے پر بے ترتیبی سے بکھرے تھے۔

www.novelsclubb.com

کھڑی مغرور سے ناک بڑی تمکنت سے اسکے چہرے کی شان بڑھائے تھی۔

ایک ہاتھ سے تکیے کو سر کے نیچے دبائے وہ کافی سویا ہوا کافی کیوٹ سا لگ رہا تھا۔

مگر حرکتیں بلکل بھی کیوٹ نہیں ہے آپکی وہ اسے مخاطب کر کے بولی۔اسے جہان پر بہت غصّہ آ رہا تھا۔

مگر۔۔۔۔۔

کیا کر سکتی تھی وہ۔

خیر اپنا خون جلانے کا کیا فائدہ۔اُسنے سوچ کر گہری سانس لی۔

کرکے خود کو ریلیکس کیا۔ don't care اور پھر اسنے

پھر اسنے باہر جھانکا تو ہوٹل کی خوبصورت سی ڈیکوریشن دیکھ کر پگھل سی گئی اور اکیلے ہی

ادھر اُدھر دیکھتی باہر نکل گئی تھی۔

قیمتی چمکتے فانوس اور پرانے آرٹیکل سے سجا یہ ہوٹل بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔

سیڑھیوں پر اسے دادا جان اور دادی جان مل گئے جو عون کے ساتھ نیچے جا رہے

تھے۔اسے دیکھ کر خوش ہو گئے تھے۔

تو پھر وہ اُنکے ساتھ ہی ناشتا کرنے کو چل دی تھی۔

www.novelsclubb.com

اسنے اتنا بھی دھیان نہیں دیا کہ اسے نا پا کر جہانگیر کا کیا ری ایکشن ہو گا۔

*****

رات کے گیارہ بجے تھے۔۔ ٹھنڈی کی رات میں سب جلدی ہے کمبل میں گھس جاتے تھے۔

وہ ہادی سے اس وقت موبائل میں چیٹنگ کر رہی تھی۔

انکے بیچ بہت جلدی دوستی ہو گئی تھی۔ کچھ اُسکا بچپنا اور سامنے سے بول دینے کی عادت تھی۔

کاشان نے یوں کبھی توجہ نہیں دی تھی جو تھا بس سامنے تھا اس نے کبھی اس سے یوں ٹیلیفونک رابطہ کی ضرورت نہیں محسوس کی کہ اس میں فاطمہ کی بدنامی ہوتی ساتھ اُسکا بھی نام خراب اس سے اچھا وہ دونوں بات ہی نا کریں۔ اور اسکی بات مان کر فاطمہ نے کبھی بھی اس سے فون پر رابطہ کرنے کی کوشش نہیں کی۔

www.novelsclubb.com

مگر ہادی بھیا نے ایسا نہیں کیا۔ وہ نا ہی اسے منع کر سکے نا ہی خود کو روک سکے۔

اُسکی عادت تھی جو بات رہے وہ منہ پر ہی بولتی تھی جسے سامنے والا اچا ہے ہرٹ ہو یا پھر غصہ اُسے اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔

آپکو کوئی لڑکی نہیں پسند آئی اب تک ؟؟ اُسنے پوچھا۔

ہے ایک۔ ریپلائی آیا۔

کون۔ تجسّس سے اُسنے پوچھا۔ وہ جس سے آپ پہلے بات کرتے تھے اُسنے پھر لکھا۔

نہیں۔.........ہادی نے جواب دیا۔

اوکے پھر کون ہے؟؟؟ اسے کچھ زیادہ ہی انٹرسٹ ہوا۔

اسے لگا ہادی بھیا اسے اپنا دوست سمجھتے ہے تو اسے اپنے دل کی بات بتا رہے ہیں۔

اسے ذرا سا بھی احساس نہیں ہوا کی جس لذت کے لیے وہ یہ سب کر رہی وہ اسکی زندگی

کو ایک عجیب دوراہے پر کھڑے کر دیگی۔

جس سے واپسی کا راستہ ملنا مشکل ہو جائیگا اُسکے لیے۔

تم۔..........کچھ پل کے لیے اُسکی دھڑکن تھم سے گئی تھی ہادی کے جواب سے

اسنے ایسا سوچا بھی نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

؟؟؟ اُسنے غصّے میں جواب دیا۔what rubbish

آپکو پتہ ہے میں آپسے بہت چھوٹی ہوں....اسنے دانت کیچ کر جواب لکھا تھا۔

وہ اب اس سے کہہ بھی نہیں سکتی تھی وہ بس مذاق کے لئے اُسنے بات کی تھی۔

اور دوسری بات بڑی چاچی کبھی بھی نہیں تیار ہو نگی۔ اُسنے ریئلٹی چیک کروایا۔

میں منالونگا سکو۔بس تم ہاں کر دو۔اُسنے مسیج پڑھا اور پھر کوئی بھی جواب نہ دیا۔

پھر کچھ لمحے سوچ کر اُسنے ایک سوال پوچھا تھا۔

آپکو میرے اندر کیا پسند آگیا۔؟؟؟

کیا آپ نے میری برائیاں نہیں سنی۔اُسنے طنز میں لکھا تھا۔کچھ اُسکا لٹرپن تھا۔

مجھے فرق نہیں پڑتا۔کسی کے کچھ کہنے سے۔اور مجھے سنکر کیا کرنا ہے؟

nothing ....اُسنے reply دیا مگر وہ اسے منع نا کر سکی۔۔۔

اسے لگا وہ اسکے ساتھ بہت اچھا اور مخلص ہے۔اس کی بس اسی ایک لائن سے وہ متاثر ہو گئی۔دل میں پڑی کاشان کی تصویر دھندلی ہو گئی تھی۔

اور پھر وہ جیسے اسکی باتوں اور دعدوں کے جادو میں آ گئی تھی۔۔۔.

کیا انجام ہونا تھا۔

www.novelsclubb.com

لوگوں کا کیا ری ایکشن ہوتا اسنے ان سب سے اپنی آنکھیں بند کر لی تھی۔ذہن میں تھا تو بس اسکا اور ہادی کا تصور۔پھر وہ اپنی ڈایری پر الفظوں کا بکھراؤ کرنے لگی۔

اس ایک بات کو سچ مان کر اُس نے اپنی عزت پر بدنامی کا دھبّا لگا لیا۔

جب سارے خاندان میں پتہ چلا کی ہادی فاطمہ کو یا پھر فاطمہ ہادی سے شادی کرنا چاہتے

ہے سب نے اپنے اپنے انداز میں الگ الگ وار کیا اور اس طرح کیا کی اُسکی روح تک

چھلنی ہو گئی۔

وہ منع کرنے کی بجائے کی نہیں میں نہیں ہادی مجھ سے شادی کرنا چاہتا ہے میں تو بس

اس کے فیصلے کا احترام کر رہی ہوں کیونکہ وہ مجھ سے پیار کرتا ہے میں نہیں۔۔۔۔۔۔

مگر وہ یہ سب نہیں کہہ پائی۔ذرا سا لطف لینے کے لئے اس نے جو ہاتھ بڑھایا تھا وہ ہاتھ

اب خاردار جھاڑیوں میں پھنس کر لہولہان ہو گیا تھا۔اور وہ اس زخم کو دکھا بھی نہیں

سکتی تھی نا ہی چھپا سکتی تھی۔

اور اب جا کر اس غلطی کا ادراک ہوا تھا۔

اے کاش۔۔۔۔۔کاش یہ عقل پہلے آ جاتی۔

www.novelsclubb.com

کہاں تو وہ کاشان کا انتظار کر رہی تھی اُسکی محبت کا۔۔۔۔

اسکے دل کو پلٹنے کا

اس نے غلطی کر دی۔۔۔

وہ اپنے نفس کی غلام بن گئی تھی

****

مجھے امید ہے

تم ملو کسی

اپنے سے

جسے ڈرنا ہو

اپنا آپ بتانے سے

جو تمہیں اس نظر سے دیکھے

جس نظر کو تم ڈھونڈھتی آئی ہو

جو اپنے جذبات تم تک

لفظوں میں پہنچا دے

www.novelsclubb.com

جو احساس سے سمجھا دے

مجھے امید ہے

تم ملو کسی ایسے شخص سے

جو تمہیں کھونے سے ڈرے

وہ جو تمہارے لیے ہمیشہ سے ہی

مجھے امید ہے

تم ملو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

(نامعلوم)

عون کے ساتھ جب وہ نیچے آیا تو اسے اتنا فری ہو کر بیٹھے دیکھ اُسکا دماغ خراب ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

اسنے آنکھوں ہی آنکھوں میں اُسے گھورا جسے وہ نظر انداز کر کے پلیٹ میں موجود

انڈے اور بریڈ کے ساتھ ہی بزی رہی۔

ارے آؤ آؤ ماشااللہ دادی جان اسے دیکھ کر ہی خوش ہو گئی۔

وہ دادی جن کے سامنے جھکا تھا۔دادی جان نے اسکا ماتھا چوم کر دعائیں دی۔

نانی یہ فاؤل عون نے احتجاج کیا۔آپکا سارا پیار بس ماموں جان کے لیے ہی ہے اور منہ بھی چھوٹے بچوں کی طرح بسور لیا تھا۔

جس پر جہانگیر نے اسکے سر پر چپت ماری۔

ارے نہیں تم تو میرے سب سے زیادہ لاڈلے ہو۔دادی جان اُسکی ایموشنل باتوں کے جادو میں آگئی اِدھر آؤ۔

انہوں نے اسے بلایا تھا۔

جس پر وہ کالر کھڑا کرتا اُنکے سامنے جا کر جھکا تھا۔

یہ کیا حرکت ہے فاطمہ ؟؟؟دادی اور دادا جان کا دھیان عون پر تھا تو وہ جا کر اُسکے سائڈ میں بیٹھتے ہوئے سرگوشی کرتے ہوئے بولا۔

کیا؟؟؟اُسنے منہ سے بولنے کے بجائے اُبرو اٹھا کر سوال کیا۔

جس پر وہ گہری سانس لیکر پلیٹ سیدھی کرنے لگا۔اُسکا بریکفاسٹ ہو چکا تھا۔وہ صبح صبح کچھ زیادہ نہیں کھاتی تھی۔اس وقت بھی بس ایگ اینڈ بریڈ کھا کر اُسکا پیٹ بھر چکا تھا۔

باقی سب کو بھی بلاؤ۔دادا جان نے عون کو حکم دیا۔

جی نانا جان۔

اور ہاں سارے سامان یاد سے رکھوا دینا آج ابھی کچھ دیر بعد نکلتے ہیں عالمگیر کو بھی ساتھ لے لینا۔اس عمر میں بھی دادا دن کافی چاک و چوبند تھے۔اور انہیں نہیں پسند تھا کی ہر چھوٹے چھوٹے کام کے لیے ملازم کو لگایا جائے۔

سارے خاندان میں انکا کافی روب اور دبدبہ تھا

سب جہانگیر کو دادو جان کی فوٹو کاپی بولتے تھے۔

چائے نکال دوں آپکے لئے۔اُسنے جہانگیر سے پوچھا تھا۔

جو اس وقت پلیٹ میں نہ جانے کیا کیا ہری بھری بلا لیکر کھا رہا تھا۔

نہیں میں صبح میں کافی پیتا ہوں۔اُسنے منع کیا۔

تو؟؟؟؟اُسنے سوالیہ نظروں سے اسکی نظروں میں جھانکا

تو کچھ نہیں۔کہہ کر اُسنے ویٹر کو بولا کر کافی لانے کا آرڈر دیا تھا

www.novelsclubb.com

جبکہ وہ اب اسکی طرف سے نظریں پھیر کر دادی سے بات کرنے لگی تھی۔

****

اسکے بورڈ کے پیپر کافی اچھے ہوئے تھے۔اب بس رزلٹ کا انتظار تھا۔

اسکے بعد وہ میڈیکل میں اپلائی کرتی۔سوچ سوچ کر اُسے ایک الگ خوشی مل جاتی تھی۔

مگر اسے پہلے ہی گھر میں عجیب طوفان بدتمیزی مچ گئی تھی۔

ہادی بھیّا نے اپنے گھر میں شاید اس سے شادی کی بات بول دی تھی۔الگ ہی تباہی مچی تھی۔

سب اسے کوس رہے تھے۔اس پر بہتان لگا رہے تھے۔

اور وہ چھپی ہوئی خود پر لگا الزام سہ رہی تھی کیا ضرورت تھی ایسا کرنے کی

علینہ اسے الگ ڈانٹ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

ان سب میں اسکے امی ابّو بس چپ چاپ تھے۔

کیونکہ ہادی بھیانے گھر میں آکر اُنسے بھی بات کر لی تھی۔اُسنے بھی بتادیا تھا کی اسے ہادی بھیّا نے پرپوز کیا ہے۔

جس پر ابّو نے اسکی پسند کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ہاں کہہ دی۔

مگراب جو گندمچی تھی اسے سمیٹتے نہ سمیٹی جاتی۔

ہادی بھیانے اسے یقین دلایا تھا کی وہ سب صحیح کر لنگے۔جس پر وہ بھی اُن پر یقین کر کے بیٹھ گئی تھی۔

مگر جب اُسے کہیں سے سننے کو مل جاتا کی اُسکے کیریکٹر پر انگلی اٹھائی جاتی تو اسے برداشت نہیں ہوتا جس پر وہ ہادی سے لڑتی۔اور وہ اسے صبر اور برداشت کا پہاڑ اپڑھاتے جس پر وہ انکی باتوں کو سنکر پھر شانٹ ہو جاتی تھی۔

ایسا نہیں تھا اُسے اُنسے کوئی طوفانی محبت ہو گئی تھی۔اُسنے بھی خود غرضی کی حد کی تھی۔

اسے شادی کے بعد کسی اور کے گھر نہیں جانا پڑتا پلس ہادی اسے اتنا مانتا ہے اس سے زیادہ ماننے والا اسے پتہ نہیں ملتا کہ نہیں تھی کچھ ہادی سیدھا سادہ بندہ تھا یہ سوچ کر اُس نے انہیں ہاں کہہ دی تھی۔

www.novelsclubb.com

کیونکہ اسے یہی لگا تھا بس یہیں تک ہی دنیا ہے۔

مگر بات کرنا وعدے کرنا اور ان پر عمل کرنا ایک الگ چیزیں ہیں۔

اور اس نے بس کچھ الفاظوں پر اپنی زندگی داؤ پر لگا دی تھی۔اسے نہیں پتہ تھا کہ جو سچّی محبّت کرتا اسے اپنی جان سے زیادہ آپکی عزت کی پرواہ رہتی ہیں۔

یہاں وہ پہلے ہی اسٹیج پر فیل ہو چکی تھی۔کیونکہ ہادی کسی کا منہ نہیں بند کروا سکتا تھا بس اسے صبر کرنے کی تلقین کرتا رہتا۔

علینہ نے اسے ابھی بھی باز آنے کے کوشش کی تھی وہ اُسے ہزار دفعہ تو بول چکی تھی کی پلیز ابھی بھی وقت ہیں تم ابھی بھی ان سب سے دور ہو سکتی ہو ابھی بھی کچھ انہی بگڑا۔

مگر وہ اسکی بات کان نہ دھرتی۔

کیونکہ اُسنے آنکھ بند کر کے ہادی کے چند الفاظوں کے پیچھے اپنا دل باندھ لیا تھا۔

کبھی کبھی یہ الفاظ ہی ہوتے ہیں جو آپکے سارے درد کی وجہ بن جاتے ہیں اور کبھی دوا۔

www.novelsclubb.com

*****

ایک مرد کے لئے اس بات سے زیادہ تکلیف زدہ کچھ نہیں ہو سکتا کی وہ جس سے محبّت کرتا ہوں وہ اسکی دسترس میں نہیں ہو۔

یہ بات اسے کسی بھی پل چین نہ لینے دیتی تھی۔ کیا اُسکی محبت میں اتنی کمی تھی وہ اسے چھوڑ کر کاہارون کے پاس چلی گئی تھی۔

ازوہ اُسکی نائنتھ کلاس سے بیسٹ فرینڈ تھی۔

باقی سارے کلاس میں اسکی کسی سے دوستی نہ تھی۔ جس دن وہ نا آتی تو اس دن جہانگیر کا کلاس میں دل ہی نہ لگتا تھا۔

وہ بائیسکل سے چلتا اُس کے گھر تک پہنچ جاتا تھا جو کی ان کے گھر سے کافی دور تھا۔

ازوہ اپنے امیر ماں باپ کی اکلوتی اولاد تھی۔ اس کے ڈیڈ پولیٹکس میں تھے۔ کچھ ہائی سوسائٹی کے لوگ اپنے بچوں کے اوپر دھیان بھی کم دیتے تھے۔

بس گورنس کے ہاتھوں پل بڑھ کر انکے بچے جوان ہو جاتے تھے۔

جہانگیر اور ازوہ کی دوستی اسی بنا پر ہوئی۔

www.novelsclubb.com

وہ کلاس میں پچھلی سیٹ پر بیٹھی تھی۔ وہ شاید رو بھی رہی تھی۔

اسکے گال رونے کی وجہ سے سرخ ہو رہے تھے۔ جسنے اُسکا دھیان کھینچ لیا تھا۔ اسے سرخ گال بہت پسند تھے۔

جہانگیر جا کر اُسکے پاس چپ چاپ بیٹھ گیا۔

تمھیں پتہ ہے جو بچے روتے ہیں انکے پاس فیریز نہیں آتی۔جہانگیر نے شرارت سے کہا۔ازوہ نے سر اٹھا کر دیکھا تھا۔

کیوں؟؟اُسنے اپنے گال سے آنسو پونچھے۔

کیونکہ انکو روتے ہوئے لوگ پسند نہیں آتے ہیں۔ویسے بھی اب ہمیں بڑے ہو چکے ہیں کیا تم ابھی بھی فیریز کی کہانیوں میں یقین رکھتی ہو؟؟؟جہانگیر نے آنکھیں پھیلا کر اسے دیکھا۔

کیونکہ اس عمر لڑکیاں فیشن اور میک اپ کرنا سیکھ جاتی ہے اور وہ اب پریوں کی نہیں بلکہ ڈریسز اور ڈیزائنرز یہ پھر ہیر وہیر وئن کے بارے میں ڈسکس کرتی ہیں۔یہ تو کوئی معصوم سے پری خود لگ رہی تھی۔

وہ دن سے اور پھر کالج میں اور پھر دونوں نے ساتھ میں یونیورسٹی میں بھی پڑھائی کی۔

www.novelsclubb.com

ازوہ نے کافی گروم کر کیا تھا۔

پیاری تو وہ تھی ہی اور پھر کچھ اسے خود کو سنوارنے کر طریقہ بھی آ گیا تھا۔

جہانگیر کے گھر میں سب حتیٰ کی گھر کے ملازم بھی جانتے تھے کہ جہانگیر بابا کے لیے یہ لڑکی کافی اسپیشل تھی۔

مگر ازوہ کو ہی نہیں خبر تھی یا پھر وہ سب کچھ جانتے بوجھتے انجان بن رہی تھی۔ ازوہ اُسکے لئے پوری دنیا تھی مگر ازوہ کے لیے وہ بس دوست تھا۔

******

وہ آفندی خاندان سے کافی گھل مل چکی تھی۔ یہاں آکر اسے بلکل بھی اجنبیت کا احساس نہیں ہوتا تھا۔

اوپر سے سب ہی ملنسار اور ہنس مکھ تھے۔ اُسے ایسا لگ رہا تھا اب ہی تو وہ کھل کر زندگی جی رہی ہے۔ جہاں کوئی منفی سوچ نا تھی۔

بس ایک اُسکے میاں ہی تھے جو کبھی کبھی ایسی بن جاتے جیسے کتنے قریبی عزیزی دوست ہوں اور اگلے ہی پل ایک کھڑوس انسان کا روپ دھار لیتے اور اجنبی بن جاتے۔

مگر پھر بھی وہ اسکی طرف سے غافل نہیں تھی۔

www.novelsclubb.com

اسکی ساری حرکتوں کو نظر میں رکھنا کہ کب وہ اٹھتا ہے، کب جم جاتا ھے اور کتنے بجے اُسکا آفس ہے، کب کب اسے کافی چاہیے ہے۔اسے ان ایک ہفتوں میں پتہ چل چکا تھا۔

سارا سارا دن وہ خالی بیٹھی رہتی تھی تو آج اُسنے کچھ پروڈکٹیو کرنے کا سوچا۔

کمرے میں نکل وہ لاؤنج کے وسط میں آکر کھڑی ہو کھڑی ہو کر اُسے پہلے اچھے سے جائزہ لیا۔

اس گھر کو کافی اچھے سے مین ٹین کیا گیا تھا۔

آف وائٹ کلر میں یہ شاندار سے حویلی بہت ہی زیادہ خوبصورت تھی۔

بیچ میں لان جسمیں کئی طرح کے موسمی پھل اور پھول تھے۔سائڈ میں لگے پام ٹری الگ ہی نظارہ پیش کرتے تھے۔

www.novelsclubb.com

گھر کی صفائی کے لیے دو ملازم تھے جو مین ٹیننگ سے لیکر سارے ایریا کو کو کیسے صحیح اور صاف ستھرا رکھنا ہے کرتے تھے۔

کریم بابا اور بوا کھانا بناتے تھے اور اُنکے ہیلپ کے لیے مالی کی بیوی تھی جو کہ اوپر کے کام کرتی تھی۔اور اُن سب کے کاموں کو پھرتی سے کرنے کے لئے نازوں تھی۔

کل ملا کر اسکے کرنے کے لئے اس گھر میں کوئی کام نہ تھا۔

داداجی کی لائبریری میں اتنی ساری بکس کا کلیکشن دیکھ کر وہ بالکل ہی پاگل ہو چکی تھی۔

روز نئی نئی کتابیں اٹھالاتی پھرانہیں پڑھ اور وہ دادا کی بحث ہوا کرتی تھی۔یوں داداجی کو بھی ایک ساتھی مل گئی تھی جو کتابیں پڑھتی تھی۔

کبھی شطرنج کی بساط بچھا کر بیٹھ جاتی تھی آتا جاتا کچھ نہیں مگر پھر بھی اسے بازی لگانا تھا جس میں اسے ہر بار منھ کی کھانی پڑتی تھی۔

اس وقت بھی وہ سب لاؤنج ایریا میں بیٹھے تھے۔صرف وہ چپ چاپ کھڑی کیسے جائزہ لیے جارہی تھی۔

ارے فاطمہ وہاں کی کھڑی ہو یہاں آو بیٹھو۔نشوہ نے اسے گم کھڑے دیکھ آواز دی۔

جی۔وہ آکر چپ چاپ اُنکے ساتھ تھری سیٹر صوفے پر بیٹھ گئی

www.novelsclubb.com

دراصل آپی میں بور ہو گئی ہوں۔میرے کرنے کا کوئی کام ہے ہی نہیں۔وہ بیچار گی سے بولی۔

تو بچے آپ باہر گھومنے چلی جایا کرو جہانگیر کے ساتھ۔دادی نے پیار سے کہا۔

لے ہی نہ جائے کہیں موصوف۔وہ دل ہی دل میں پیچ وتاؤ کھاتے بولی۔

جی کہونگی۔ جھوٹی مسکراہٹ سے وہ آہستہ آواز میں بولی۔ سرخ کلر کے ہلکے سے گھیر دار فراک پر چوڑی دار پجاما اور لمبا سادو پٹہ سر پر لئے وہ کافی پر سکون سی اُن کے درمیان بیٹھی تھی۔اسے یہاں کسی بات کا غم نہیں تھا۔وہ اُنکے سامنے ویسے ہی تھی جیسے وہ اصل میں تھی صاف اور سچی یہاں کوئی دکھاوا نہیں تھا۔

توپھر آج کا کھانا میں بناؤنگی۔وہ اُن دونوں کی طرف دیکھ کر بولی۔

دادا جی آپ کیا کھائینگے،؟؟ وہ دادا کی سوال پوچھنے لگی۔

اارے نہیں بیٹا ابھی آپ نئی دلہن ہو اور آپسے اب کم کروائینگے کیا؟ دادی جان نے منع کیا

ہاں ابھی تم انجوائے کرو۔ کچن تو پھر سنبھالنا ہی ہے۔

لیکن آپی پلیز میں بیٹھے اور لیٹتے اُوب چکی ہو پلیز پلیز۔ وہ منّت کرنے لگ گئی۔

www.novelsclubb.com

پر فاطمہ۔۔۔۔۔ نشوہ ہچکچا رہی تھی۔اُنکے یہاں نئی دلہن سے کم سے کم پورے ایک مہینے کام نہیں کرواتے تھے۔اور کھیر پکوائی کے وقت ایک بڑی سے دعوت ہوتی جسمیں خاندان کے لوگ آتے تھے۔

اور ابھی انکی شادی کو اب پورا مہینہ بھی نہیں ہوا تھا۔

دادی۔وہ جلدی سے دادی کے پاس آکر انکا ہاتھ تھام کے لجاجت سے بولی

دادی اُسکی اس حرکت پر جان و نثار ہو گئی تھی۔

ٹھیک ہے مگر صرف آج انہوں نے اجازت دے دی تھی

یس۔وہ خوشی سے جھوم اٹھی تھی۔

تو پھر دادا جی آج آپکی فیورٹ ڈش بنیگی۔وہ دادا کی کے پاس اٹھ کر آئی تھی۔

دادا جی مگن ہو گئے تھے مگر انکی خوشی پل بھر کی تھی۔

نہیں دادا جی کا پرہیزی کھانا میں بناؤنگی باقی تم دیکھ لینا۔نشوہ نے دادا جی کی حالت کے پیش نظر کرتے ہوئے اسے سادگی سے منع کر دیا تھا۔

دیکھ رہی ہو۔دادا جی چھوٹے بچے کی طرح منھ بسور کر دادی کی طرف دیکھے تھے۔

کیا دیکھنا۔جانتے ہے آپ تھوڑی سے بدپرہیزی آپکے لئے جان وبال بن جاتی ہے پھر بھی۔دادی جی نے انہیں منع کر دیا تو وہ بھی چپ چاپ اپنا منہ نیوز پیپر میں دے دیے جانتے تھے بحث کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔

اور وہ مسکراتی ہوئی کچن کی طرف بڑھ گئی تھی۔

****

اگر اللہ نے انسانوں کے لیے حد بنائی ہے تو کچھ سوچ کر ہی بنائی ہے کی وہ اُسکے حق میں بہتری ہو یا بد تری ہو گی۔

انسانی دل بڑا ہی بے ایمان ہوتا ہے وہ اپنی پسندیدہ چیزوں کیلئے ہر وقت تڑپتا بلکتا رہتا ہے۔

یہ حد اس وقت ٹوٹ جاتی ہے جب انسان اپنی حدوں کو جانتے ہوئے بھی اپنی خواہشات کے پیچھے لپکتا ہے اور اسکو پانے کے لیے سری حدیں عبور کر دیتا ہے۔

ہادی نے فاطمہ سے تو وعدہ تو کر لیا مگر ابھی اُسکی ہمت نہیں ہوئی تھی اپنی امی سے دوبارہ کہنے کی۔

www.novelsclubb.com

سو اُسنے اس معاملے کو ابھی پیچھے ہی رہنے دیا تھا۔

مگر فاطمہ بھی اسکی ہر وقت بات کرنے اور اس پر ایکشن نہ لینے پر خائف سے ہو گئی تھی۔

علینہ کو ابھی تک اُسنے کچھ خیر خبر نہیں دی تھی کی اسے ابھی شیور ٹی نہیں تھی نہ ہی کچھ بتایا تھا کی فالتو میں اس بات کو سارے جہاں میں پھیل جانا ہے۔وہ تو پہلے ہی منع کر رہی تھی۔

مگر اس وقت اسے اپنے دکھڑے رونے کے لیے کوئی چاہیے تھا جو اسکو تسلّی دیتا۔

مگر اسے وعدہ بھی کر لیا تھا کی اُسکی عزت کا معاملہ ہے یہ بات بس اُسکے اور فاطمہ کے درمیان رہنی چاہیے۔

علینہ نے بھی خلوص سے وعدہ کر لیا تھا۔

ہادی نے نہ جانے کس انداز میں اپنے گھر والوں سے کہا تھا کہ وہ سب اس کا نام تک نہیں سُننا چاہتے تھے۔اس کے کہیں بھی ہونے علیزہ اپی یا اُنکی فیملی کا ممبر اس جگہ کو چھوڑ کر اٹھ جاتا کہ وہ فاطمہ کے ساتھ ایک ہی چھت کے نیچے نہیں کھڑے ہو سکتے اسے نہیں پتہ کی اس نفرت کی کیا وجہ تھی اور اسے جاننا بھی نہیں تھا۔

وہ پچھلے کئی دن یاد نہیں کرنا چاہتی تھی۔اور تب سے وہ کسی کا بھی سامنا نہیں کر رہی تھی۔

بس اپنی ضرورت کے مطابق کمرے سے نکلتی اور پھر چپ چپ اندر گھس جاتی۔

اذلان نے کئی بار اُسکے کمرے کا دروازہ بجایا تھا۔ مگر وہ ٹھس سے ایک ہی جگہ پر لیٹی رہی

۔

اس بیچ نہ ہی اسے اپنا موبائل آن کیا تھا نہ ہی اسے کسی کا مسیج چیک کرنے میں دلچسپی

تھی۔

بس وہ ساری دنیا سے کٹ جانا چاہتی تھی۔ یا پھر اسے لگتا تھا کی منظر سے غائب ہو جانے

پر سارے لوگ اس واقعے کو بھول جائیں گے۔

مگر یہ دنیا کے لوگ اور اُن کی چسکے لینے کی عادت۔

بہر حال اسے ایک نہ ایک دن تو سب کا سامنا تو کرنا تھا تو وہ دن آج ہی کیوں نہیں

اور ابھی کیوں نہیں۔

اسنے کوئی گناہ نہیں کیا بلکہ کوئی بھی لڑکی اگر کسی کو پسند کرے یا اسے کوئی پسند کر لے تو

www.novelsclubb.com

اسنے کوئی گناہ نہیں کیا کہ منہ چھپانا پڑے۔

یہ سوچ کر اسکے اندر برقی رفتار آ گئی۔

وہ فیس کر سکتی ہے لوگوں کو جہاں اتنا سہا وہاں تھوڑا اور تکلیف سہی۔

بس دماغ میں یہ فرق ڈال لیا کہ وہ تو نہیں گئی تھی پسند کرنے ہادی کو۔

اُسنے اسے پسند کیا تھا اور وہ کوئی اتنی معمولی نہیں کسی کے لیے خود کو گرادے یا اپنی عزتِ نفس کو آگ لگادے۔

نہیں ایسا نہیں ہوتا۔

جس دن وہ کسی کو پسند کریگی اُسکے لیے وہ ڈٹ جائیگی۔ جو کرنا پڑا کریگی مگر ایک ایسے شخص کے لیے خود کو وازراں نہیں کریگی جسے اُسکی ذات کی کوئی قیمت نہیں معلوم ہو جو اُسکی ذرا سی عزت نہ کرواسکے۔ جب اس نے کاشان سے اظہار کرنے کے بجائے فرار کا راستہ کیا تو پھر یہ کیا تھا۔

وہ اپنے لئے کچھ بھی کر سکتی ہے۔

مگر فاطمہ کو یہ بات پہلے سمجھ میں نہیں آئی تھی جواب آئی کہ ایک لڑکی کو اپنی عزت کروانے کے لیے کسی کا ساتھ کی ضرورت نہیں ہوتی

اسکی عزت اس وقت ہوتی ہے جب خود کی عزت کرتی ہے اپنے عزتِ نفس کی حفاظت ہونی چاہیئے۔ priority کرتی ہے۔ خود کو سب سے اوپر رکھنا ہی اُسکی

*****

بوا کو اُسنے پیاز ادرک لہسن اور باقی سلاد سبزیاں کاٹنے پر لگا دیا تھا کہ اسکو پیاز کاٹنے میں بڑی محنت لگتی تھی۔اُسنے مٹن بریانی اور شیش چکن کباب بنانے کا سوچا تھا کہ سبکو پسند آجائیگا اور جہانگیر کے لیے کھیر بنانے کا سوچا۔ نشوہ سے پتہ چلا کہ اسے کھیر بہت زیادہ پسند تھی۔

بس یوں پھر مینوڈن ہو گیا تھا۔

چاولوں کو دم لگا کر اُسے دوسرے چولہے پر کھیر کا آمیزہ چڑھا دیا تھا۔ چکن کو مسالا لگا کر مرینٹ ہونے کے لئے فریج میں رکھ دیا تھا جب کھانا ٹیبل پر لگائے گی تب ہی اسے روسٹ کریگی۔

کھیر چلاتے چلاتے اُسکی کلائی میں درد اٹھنے لگی تھا مگر اسکے ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی۔

www.novelsclubb.com

کیونکہ وہ دل سے چاہتی تھی کہ وہ جہانگیر کے لئے وہ سب کرے جس کی اسے حسرت ہے۔ جو عزت جو محبت اسے اُسکے لئے دل میں محسوس ہو رہی تھی وہ شاید ہی کسی کے لئے ہوتی۔

کیونکہ اُسنے اللہ کے فیصلے پر راضی ہونا دیکھ لیا تھا۔

اسے پتہ تھا کی اُسکی خوشیاں اب یہی ہے اور اسکا اصل بھی۔

زندگی میں کتنے ہی نیگیٹیو مسائل آئے آپ اگر پوزیٹو رہنا اور رب کے فیصلے پر راضی ہونا سیکھ جاتے ہیں تو کوئی بھی مشکل آپکو پریشان نہیں کرتی کیونکہ آپ اسکو ایک نئے انداز سے دیکھتے ہیں۔

چاول کے گل جانے پر اب کھیر گاڑھی ہونی شروع ہوگئی تھی۔ تو اسنے اسمیں حساب سے چینی ڈال دی اور ساتھ کے کاجو اور بادام بھی ڈال دیا تھا۔

بلکل اسی طرح اسے بھی اپنی زندگی میں مٹھاس کی گنجائش لانی پڑے گی۔ جس طرح کھیر کھانے میں ہر چمچ میں کاجو بادام منہ میں آجائے تو ایک نیا ذائقہ منہ میں گھل جاتا ہے بالکل اسی طرح ایک نئے انداز میں اسے بھی اپنی زندگی کا جو بادام اور میٹھا ڈالنا پڑے گا جو اُسکی زندگی کو خوشگوار اور ذائقے دار بنادے۔ سوچوں کے تانے بانے میں گم اُسنے وقت سے پہلے سب کچھ بنالیا تھا۔ جہانگیر آفس سے پانچ بجے گھر آتے تھے باقی انشراح عون اور عالمگیر یونیورسٹی سے دو بجے آجاتے تھے۔ اُنکی یونی ایک ہی تھی مگر ڈیپارٹمنٹ الگ الگ تھے۔

www.novelsclubb.com

کھانا تو بنالیا مگر اب جہانگیر صاحب کو کیسے اُنکے آفس سے بلائے وہ اسی ادھیڑ بن میں وہیں کچن میں رکھی کرسی پی بیٹھ گئی۔

مگر تبھی نشوہ نے آکر اُسکا دھیان توڑ دیا۔

کیا ھوا کچھ پریشان سی لگ رہی ہو ابھی تک تو اتنی ایکسائٹڈ تھی۔وہ فکرمندی سے پوچھی۔

نہیں فاطمہ نے انکار کے گردن ہلائی۔تو پھر؟

فاطمہ نے ایک پل سوچا پھر بولی۔۔۔ج۔۔۔جہان لنچ کے لیے گھر نہیں آتے کیا؟

ارے اسمیں پریشانی کی کیا بات تم اسے کال کرلو۔آپی نے اسکے بھولے پن پر مسکرا کر کہا۔

نہیں آپی میں نہیں وہ منھ بسور کر بولی۔آپ کہہ دیں۔اسے اس سے بات کرتے ہوئے جھجھک محسوس ہورہی تھی۔

www.novelsclubb.com

نہیں تم اسے بلاوگی تو وہ زیادہ خوش ہوگا۔نشوہ نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔کم آن be Brave میرا بھائی کو اتنا کھڑوس نہیں ہیں۔میں آتی ہو۔بوا آپ فریج سے

پالک کی سبزی نکال دیجئے میں آکر داداجی کا کھانا بناتی ہوں۔وہ بوا سے آرڈر کرتی واپس چلی گئیں تھی۔

ٹھیک ہے بٹیارانی بوا نے سر ہلایا۔

وہ دم پر رکھی بریانی کا برنر آف کرتی اپنے کمرے میں چلی آئی۔

اسنے پھر جہانگیر کو کال ملائی۔بیل جارہی تھی مگر فون ابھی پک نہیں ہوا تھا۔اُسے ایک پل کو غصہ آیا کیونکہ اسے لگتا کی فون توسبکے ہاتھ میں ہوتا ہے بس جان بوجھ کر فون نہیں اٹھاتے ہیں لوگ۔اگنور کرنے کے نئے طریقے۔اس وقت بھی وہ یہی سوچ کر اپنا خون جلا چکی تھی۔

مگر ہیلو کی بھاری آواز اسے اپنے دل کو جلاتی گیس بند کرنی پڑی خون جو کھول چکا تھا اب سارا جلادیتی کیا ہو نہ۔

www.novelsclubb.com

السلام علیکم۔خود کو شانت کرتے اُسنے جلدی سے سلام کیا۔

وعلیکم السلام کافی بھاری اور نشیلی آواز تھی اُسکی آواز اُسنے دل میں سوچا۔

کیسے ہیں آپ وہ ہڑبڑا کر بولی۔

فلحال تو ابھی سبکے ہوش ٹھکانے لگا رہا ہوں وہ فائلز لیکر بیٹھا تھا اور ایک کے بعد ایک غلطیاں نکلنے پر ہر ایمپلائی کو ڈانٹ رہا تھا۔ یہ پریزنٹیشن دینا اُسکے لئے بہت ضروری تھا مگر اسکے شادی میں بزی رہنے کی وجہ سے سب نے کام میں لاپرواہی کی تھی اور جب سے اُسے پتہ تھا وہ ناک نتھنے پھلائے سب پر چلا رہا تھا۔

کیا تم نے یہی پوچھنے کے لیے فون کیا ہے؟؟ وہ مصروف سا بولا۔

نہیں۔۔وہ ذرا سا وقفہ لیکر بولی۔ دراصل آج میں نے لنچ بنایا ہے تو کیا آپ آسکتے ہے؟ اُسکی آواز میں آس تھی۔

ہم لیٹ سی اگر میں فارغ ہوتا ہوں تو۔ اُسنے ہاں یا ناں نہیں کیا تو فاطمہ نے بے چارگی سے فون کٹ کر دیا۔

کیا ضرورت تھی فون ہی کرنے کی۔ آتا تو خود ہی باسی کھانے کھاتا تب پوچھتی اس سے کہ ہاں بھئی مل گیا سواد۔ وہ خود کو ہی ڈانٹ رہی تھی۔

مگر دل نے سرزنش کی۔

ایک بار پھر کال کروں؟ اگر نہیں اٹھایا تو۔۔افف افف۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کر ہی لیتی ہو شوہر ہیں میرے اتنا تو حق بنتا ہے میرا بلا سے اگر چڑتے ہے تو۔اپنا ہی خون جلائیں نگے۔یہ سوچ کر اُسنے پھر سے کال ملائی۔

ابکی بار بیل دوسری ہی بار میں ریسیو ہو گئی۔

جی فرمایئے؟؟وہ تحمل سے بولا۔اس وقت اُسکا موڈ خراب تھا اور اب انرجی نہیں بچی تھی۔

آپکی فیوریٹ کھیر بنائی ہے کاجو بادام والی۔اُسنے اتنا بول کر فون کٹ کر دیا تھا۔اب آئے یہ نہ آئے میرا فرض تھا میں نے بتا دیا۔

موبائل ڈریسنگ ٹیبل پر رکھ کر اس نے وارڈروب سے اپنے کپڑے نکالنے لگی۔سرخ رنگ کا انار کلی فراک اسے اُسکی سسرال والوں سے ملا تھا اسے نکالا اور نہانے چلی گئی۔

شاور لیکر موڈ فریش سا ہو گیا تھا۔بالوں کو ٹاول لپیٹے وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی ہوئی۔کلیوں والا شیفون کا فراک اُسکی رنگت پر کافی کھل رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

اسنے ہمرنگ چوڑیاں ہاتھوں میں ڈالی۔ابھی تک وہ ناک میں لونگ پہنی رہتی تھی۔

مگر آج اس نے اسے چینج کرنے کا سوچا اور جو یلری باکس میں سے چھوٹی سی نوز رنگ نکالی جو کی وائٹ گولڈ کی بنی تھی اور اسمیں چھوٹے چھوٹے ڈائمنڈ تھے کہ بس چمک سے ہی پتہ چلتا جو کی آنکھوں کو خیراں کر رہے تھے۔

آنکھوں میں کاجل کی بس ہلکی سی ہلکی لائن کھینچ کر مسکارا سے پلکوں کو سجایا تو آنکھیں سج گئی۔ گالوں میں مہارت سے بلش لگاتی انہیں کشمیری سیب کی مانند سرخ کرنے لگی۔ ایک تو یہ حسن کی تعریف کے لیے پھلوں پہاڑوں جانوروں سے ملانا ضروری ہوتا ہے ہونہہ اُسنے سر جھٹکا۔

ہونٹوں پر اُسنے گہرے سرخ کلر کی لپ اسٹک لگائی اُسکی تیاری مکمل ہو گئی۔ بالوں کی کوئی پرابلم نہ تھی۔ سوکھنے پر اُسنے یونہی بالوں کو کھلا چھوڑ دیا تھا۔اور باہر کی طرف چل دی۔

www.novelsclubb.com

نیچے اتری تو نشوہ اسے دیکھ کر کافی خوش ہو گئی۔

دادی اُنہوں نے دادی کو بڑی جوش سے آواز دی۔

جی بیٹا۔ دادی اس وقت کسی کتاب میں سر دیے مطالعہ کر رہی تھی مصروف آواز میں بولی۔

اِدھر تو دیکھئے۔

کیا۔۔۔ کہہ کر انہوں نے سر اوپر اٹھایا تو انکی نظروں میں ستائش آگئی۔

ماشاءاللہ۔اِدھر آؤ بیٹا اسے اپنے پاس بلایا۔ جبکہ وہ اس قدر پذیرائی پر آسمانوں پر تھی۔

نشوہ بیٹا میرا پرس دینا سب سے پہلے نظر اُتارونگی اپنی بہو کی۔اسکا منہ چومتے ہوئے انہوں نے کہا۔

وہ میں پوچھنے آئی تھی کھانا لگادوں سب آنے والے ہونگے۔وہ شرماتی لجاتی دھیمی آواز میں کہہ رہی تھی ہم بلکہ میں تمہارے ساتھ ہیلپ کرواتی ہوں اور تم نے جہانگیر کو فون کرکے بول دیا تھا نا۔آپی نے اس سے پوچھا۔

جی آپی۔اور انکے ساتھ چلتے ہوئے کچن میں چلی گئی۔

ڈائننگ روم کچن کے بائیں سائڈ تھا۔بیج کلر کی دیواروں سے منقش جسے وائٹ اور گولڈن کلر کی لائٹنگ سے آراستہ کیا گیا تھا۔سفید ہی کلر کے دبیز قالین سے فرش سجا تھا۔

www.novelsclubb.com

وسط میں وائٹ کلرڈائننگ ٹیبل تھی جس پر وائٹ گولڈن ریسین آرٹ بنا تھا۔اور اسکی کرسیاں بھی ویسی ہی تھی۔ بلکل اوپر تین چار فٹ کے فاصلے پر فانوس گولڈن گلاسز کا بنا تھا۔

باقی اس روم میں بیٹھنے کی بس وہی ایک جگہ تھی اور کونے میں ایک واش بیسن بنا تھا جو کی ہاتھ منھ دھونے کے لئے استعمال ہوتا۔باقی روم بلکل خالی تھا۔ باہر کی طرف بڑی بڑی کھڑکیاں تھی جس میں سے لان کا ہرا ابھرا منظر نظر آتا تھا۔

کھانے لاتے اور ٹیبل پر سیٹ کرتے اسنے چاروں طرف اچھے سے گھوم پھر کر جائزہ کے لیا تھا۔

ڈائننگ روم بہت خوبصورت بنا ہے۔

ہے نا جہانگیر کی پسند اعلیٰ ذوق کی ہوتی ہے اسی نے یہ گھر ڈیزائن کیا اور ڈیکور کرایا ہے۔

www.novelsclubb.com

wow نشوہ آپی نے اُسے اطلاع دی۔

وہ بیساختہ بول گئی۔

ابھی تم نے پورا گھر کہاں دیکھا ہے۔دیکھنا تب تعریفیں کرنا آپی نے ہنس کر کہا۔

ضرور کیوں نہیں۔وہ سر کو خم کر کے بولی اور ایک آخری طائرانہ نظر سارے میں ڈالی تھی۔ہر چیز مکمل اور خوبصورت تھی۔نفیس سی کراکری اور اچھی طرح سے پلیٹنگ کر کے رکھے کھانے۔اس نے پرفیکٹ کا سائن دیا اور باہر آگئی۔

****

سب پر چلانے کے بعد وہ اب کافی شانت موڈ میں بیٹھا تھا۔تبھی دروازہ ناک ہوا۔

کم ان۔اسنے اجازت دی۔

لنچ نہیں کرو گے ؟؟علی نے آکر اس سے پوچھا ہم آرہا ہوں بس یہ دیکھ لوں۔

ویسے تم دنیا کے پہلے آدمی ہو شادی کے بعد اتنی جلدی کام کرنے آگیا۔لگتا ہے بھابھی اچھے سے خاطر تواضع نہیں کرتی۔علی چیئر پر بیٹھتے بولا۔

پلیز میرا دماغ مت خراب کرو۔ورنہ تم پر برس گیا تو پھر بعد میں شکوہ مت کرنا اُسنے وارننگ دی۔

www.novelsclubb.com

اوکے علی نے ہاتھ اٹھا کر کہا۔

تو پھر چلو لنچ کرنے۔پتہ ہے مجھ غریب کے پاس پیسے کی کمی ہے تمہارے جیسے سخی دوستوں کی وجہ سے زندہ ہوں۔اُسنے دکھڑا رویا۔

چل رہا ہوں مروت۔ جہانگیر نے اسکی تان وہی روک دی اور اٹھ کھڑا ہوا۔

چلو تم بھی کیا یاد رکھو گے آج میں تمہیں گھر کا کھانا کھلاتا ہوں۔ اٹھتے ہوئے اسے یاد آیا کہ فاطمہ نے لنچ پر آنے کا بولا۔ تھا۔

کھانا تو ویسے بھی کھانا تھا چاہے ریسٹورنٹ سے کھاتا یہ گھر سے۔

سچ بول بھابھی نے بلایا ہے نا علی نے اسے شریر سی مسکراہٹ دے کر پوچھا۔

کیا چاہتے ہو ارادہ بدل دوں۔؟ اُسنے اُبرو اٹھا کر علی کو گھورا۔ اور دونوں ہمراہی میں چلتے باہر کار میں آکر بیٹھے

بس گاڑی چلاو اُسنے باس کے جیسے اسے حکم دیا تو جہانگیر دانت کچکچا کر اسٹیئرنگ وھیل گھمائی۔

اگلے پندرہ منٹ میں وہ گھر کے دروازے پر کھڑا تھا۔

تبھی سامنے سے آتی گاڑی سے عالمگیر اور انشراح اُترے۔ عون کہاں ہے جہانگیر نے عون کو نہ پا کر پوچھا۔

وہ پہلے ہی آگیا ہے اپنی سپورٹ بائک سے۔

اس سے کسنے کہا تھا بائک لے جانے کو؟ جہان نے غصّے سے پوچھا۔

یہ تو آپ اس سے ہی پوچھیں۔ علی ماموں آپ اتنے دن بعد انشراح نے پوچھا۔

ہم جہانگیر ہی ریکوئسٹ کر کے لے آیا ہے اُسکے سفید جھوٹ پر جہان نے اسے مڑ کر گھورا تو وہ سر کھجا کر رہ گیا۔

السلام و علیکم السلام و علیکم ابھی وہ اندر ہی داخل ہوئے تھے کی عون کے برجستہ سلام کرنے پر ہڑ بڑا گئے۔

آپ لوگ صحیح موقعے پر آئے ہیں اُسنے ہاتھ میں پکڑے کھیر کے باؤل سے کھیر کھاتے ہوئے کہا۔

آج مامی نے ماموں کی پسند کا کھانا بنایا ہے۔وہ ذو معنی مسکراہٹ سے بولا تو جہان اُن سبکے سامنے خُجل سا ہو گیا۔

واقعی میں جلدی سے آتی ہوں انشراح دوڑ گئی۔

www.novelsclubb.com

آپ لوگ چلیں میں آتا ہوں عالم بھی اندر سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔

علی ماموں۔ بڑے دن بعد آپکے رخ روشن کا دیدار ہوا۔عون نے علی کے کاندھے پر ہاتھ مارا

بس اسلئے میں تم سے دور رہتا ہوں تمہارا ہاتھ اور زبان کنٹرول میں نہیں رہتا۔ علی کراہتے ہوئے اسے فاصلے پر ہوا کہ کہیں دوسرا ہاتھ نہ دھر دے۔ اُسکی اور عون کی کافی حد تک کی بے تکلفی تھی کہ وہ جہانگیر سے زیادہ عون کا دوست لگتا تھا۔

ڈائننگ روم کے اندر داخل ہو کر وہ واش بیسن کی طرف بڑھ گیا۔ جبکہ علی دادا دادی کی حال چال لینے لگا تھا۔

فاطمہ کچن میں روسٹر میں چکن روسٹ کر رہی تھی جو کی اختتام پر تھا۔ اسے جہانگیر کے آنے کی خبر نہیں ہوئی تھی کیونکہ اُسکی روڈ آواز سے اُسنے گمان کر لیا تھا کی وہ نہی آئیگا۔ پلیٹ میں شیش چکن کی ڈریسنگ کر کے وہ اسے اٹھاتی ہوئی ڈائننگ روم کے اندر داخل ہوئی تو اسکی آنکھیں حیرت سے کھل گئی۔

اسکے سامنے وہ بیٹھا تھا۔ خود کو سنبھالتے ہوئے وہ ٹیبل کے پاس آئی۔ جہانگیر نے سر اٹھا کر اُسے دیکھا تو اتنی تیاری دیکھ کر اس نے آئی بر واٹھائی۔

www.novelsclubb.com

جبکہ اس کے اس قدر دیکھنے پر اُسکے ہاتھوں میں پسینہ آنے لگا۔ اُسکی زلفیں جو بار بار اُسکے گلابی گالوں کو چھونے کی گستاخی کر رہے تھے۔ یک لخت اُسکا دل چاہا وہ اپنے

ہاتھوں سے اسکے چہرے پر سے بال ہٹائے۔اسکو دیکھ کر دل کی دنیا میں عجیب بے چینی اور بے قراری اپنے ہاتھ پاؤں پھیلا رہی تھی۔

فاطمہ تم آکر ادھر بیٹھو نشوہ نے اسے جہانگیر کے سائڈ میں پڑی خالی کرسی پر بیٹھنے کو کہا تو وہ شاہئے سے اسکے بغل میں بیٹھ گئی۔یہ احساس دھڑکنوں کو بڑھانے اور اس کو خوش کرنے کے لیے کافی تھا کہ وہ اُسکے کہنے پر آیا

******

www.novelsclubb.com

اس بات کو کافی دن گزر گیا تھا اُسے ہادی کو ہر جگہ سے بلاک کر دیا تھا۔اُسنے اسے کئی دفعہ کال بھی کی تھی مگر اس نے ایک بار بھی واپس فون نہیں کیا تھا۔کیونکہ جس راستے پر جانا نہیں اُسکے بارے میں خود کو خوار کرنے کا کوئی مقصد نہیں تھا۔

مگر پھر بھی وہ اس امید پر کال کرتا کی کبھی تو اٹھا لیگی۔واقعی اُسنے اُسکی کال پک کی۔

مگر اس سے بات کرنے کے لیے نہیں۔

ابھی اُسنے ہیلو بھی نہیں کہا تھا کہ وہ اس پر برسنے لگا تھا۔ کیا چاہتی ہو تم؟ ہادی کی غصّے بھری آواز اُسکے کانوں کے ٹکرائی۔

میں کچھ بھی نہیں چاہتی۔ اُسنے شانت سے لہجے میں کہا؟

میرا فون کیوں نہیں اٹھا رہی ہو اتنے دن سے؟

کیوں اب کہ وہ چیخ گئی جو تماشا ہوا وہ کم تھا کیا جواب بات کرنی ہے۔

اور ایک بات کلیئر کر دوں مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی ہے مت تھکایا کریں خود کو۔ اس کے دماغ میں اس کے گھر والوں کی کہی گئی نازیباں باتیں گونج رہی تھی۔

تمھیں کوئی اور لڑکی نہیں ملی اس ساری دنیا میں لڑکیوں کو چھوڑ کر تمہیں اس گھٹیا کو ہی پسند کرنا تھا۔ مجھے نہیں پتہ تھا تمہاری چوائس اتنی گھٹیا ہو سکتی ہے۔ یہ اس کی بڑی بھابھی کے الفاظ تھے جنھیں سن کر وہ خاموش رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

کوئی بات نہیں اس بات کا علاج ہے میرے پاس اگر ایسے نہیں مانا تو پھر دعا تعویذ کرنی پڑے گی مگر وہ ہمارے گھر کی بہو کبھی نہیں بنیگی۔ یہ علیزہ آپی کے الفاظ تھے۔

اور اسے اس لمحے یہ سب سن کر یقین نہیں آیا تھا کہ کوئی اس قدر بھی نفرت میں اندھا ہو سکتا ہے اس نے اپنے قدم پیچھے ہٹا لئے۔ نہیں اتنی بھی کم ظرف اور بے مایہ نہیں تھی وہ کہ جہاں اسے کوئی نہ چاہے وہ اس جگہ پر جائے اور یوں اس نے ڈائریکٹ ہادی کے منہ پر یہ ساری باتیں دوہرا کر منع کر دیا۔

کیوں بات نہیں کرنی بس اتنی ہی کمزور تھی تمہاری محبّت؟

محبّت ہاہاہاہا وہ ہنس دی وہی محبّت کیا؟ جسکا آپ دم بھر رہے تھے اور ایک پل میں میری عدالت لگوادی آپکو ذرا سا بھی احساس نہیں ہوا کہ جس محبت کا سب کے سامنے آپ اعلان کر رہے ہے اس سے آپکی نہیں میری عزت خراب ہو رہی ہے اُسنے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

میں سب کچھ صحیح کر لونگا۔

www.novelsclubb.com

کر لوگے آپ۔ مگر سوری میں نہیں کرنا آپ سے شادی اس نے صاف انکار کیا۔

مجھے نہیں کرنی ایسی شادی جہاں سب لوگ ناخوش ہوں پھر ایسی خوشی کا کیا فائدہ؟

مگر ہم دونوں تو مل جائنگے نا۔ ہادی نے اس ایک بار پھر آس دلائی

جبکہ دماغ نے اسکی باتوں کو جھٹک دیا۔

نہیں پھر بھی میں نہیں کر سکتی۔آپ میرے لیے اپنی فیملی کو چھوڑ سکتے ہیں مگر میں نہیں۔

اور کیا فائدہ ایسی خوشی کا جسمیں ماں کی دعا ہی نہ شامل ہو۔فاطمہ نے اسے سمجھایا۔

مگر پھر کیا فائدہ ایسی زندگی کا جسمیں تم نہیں ہو ہادی کی دکھ بھری آواز اُسکی سماعت کے اُتری مگر اُسکا فیصلہ اٹل تھا۔

دیکھیے میں آخری بار کہہ رہی ہوں۔آپ اپنی فیملی کو میرے لیے چھوڑ سکتے ہیں مگر میں نہیں۔اس کی آنکھوں میں ہادی کے لئے کوئی رحم کوئی آنسو کوئی افسوس کچھ بھی نہیں تھا۔

اور پھر ایسے انسان کا کیا بھروسہ جی ایک لڑکی کے لیے اپنی ماں کو چھوڑ دے۔

کل کو مجھے چھوڑ دو کیا گارنٹی لوں میں آپکی بات۔اسلئے اب آئندہ مجھے کال مت کریگا

www.novelsclubb.com

اورہاں آپکی خوشیاں اپنی فیملی سے اپنی ماں کی دعاؤں سے ملیگی

اللہ حافظ۔

فاطمہ پلیز۔۔۔ہادی کی دکھ میں ڈوبی آواز اسے سنائی دی اور پھر ٹوں ٹوں۔

اسنے ایک لمبی آہ بھری۔وہ جانتی تھی ایسا ممکن تھا اگر وہ ڈٹ جاتی مگر وہ مشکل جھیلنے کی عادی نہیں رہی ایک عرصہ ہوا جب وہ لوگوں کی باتیں سن کر خود کو اذیت دیتی تھی مگر اب اسے خود کو پسند کرنا تھا اور خود کو سب سے اوپر رکھنا تھا۔

ویسے بھی اُسنے کہانیوں میں پڑھا تھا کہ اگر آپکو سچّی محبّت ملتی ہے تو آپ معتبر ہی جاتے ہیں مگر یہاں اُسکی عزت کی چادر تار تار ہو گئی تو پھر نہیں چاہیئے اسے ایسی محبت۔

******

www.novelsclubb.com

لنچ کر کے جہانگیر اور اسکا دوست آفس سدھارے جبکہ باقی سب واپس اپنے اپنے کمرے میں آرام کرنے چلے گئے تھے۔

فاطمہ تم بھی اپنے کمرے میں جاؤ میں ملازمہ سے یہ سب ہٹواتی ہوں۔آپی نے اسے برتن اٹھاتے دیکھا تو اسے ٹوک دیا۔

مگر آپی۔۔۔۔۔اگر مگر کچھ نہیں اب جب باقاعدہ کھیر پکوائی کی رسم ہو گی تبھی کام

میں ہاتھ بٹانا چلو شاباش

ارے ایسے تو پڑے پڑے موٹی ہو جاؤنگی پھر سے اُسنے مسکرا کر کہا

کچھ نہیں ہوتا ابھی جاؤ آرام کرو۔میں نازوں کو بلاتی ہوں۔

تو وہ انکا حکم مان کر اپنے کمرے کی طرف چل دی۔

اور جلدی سے جا کر سب سے پہلے اُسنے اپنا موبائل اٹھایا۔سبکے سامنے اسے جہانگیر سے

مخاطب ہونے میں ویسے ہی شرم آتی تھی۔

مگر اب اسے میسج کر رہی تھی۔

اُسنے ٹائپ کیا اور سینڈ کیا۔ thank you

بیپ ہونے پر جہان نے موبائل اٹھا کر دیکھا تو فاطمہ کا ٹیکسٹ پڑا تھا

www.novelsclubb.com

جہانگیر نے اُبرو اٹھایا ہوا ایموجی کے ساتھ اسے بیک ٹیکسٹ کیا۔ for what

آنے کے لیے۔فاطمہ نے بھیجا۔

اوکے اُسنے ریپلائے دیا اور فون لاک کیا۔فاطمہ کچھ دیر اُسکے میسیج کا ویٹ کرتی رہی

کوئی اور جواب نہ پا کر اُسے فون رکھ دیا

مگر تبھی فون نے بیپ کیا جہانگیر کا میسیج تھا۔

کھیر بہت زیادہ مزے کی بنی تھی۔مجھے نہیں پتہ تھا کہ تم کو اتنا اچھا کھانا بنانا آتا ہے۔

جواب دیکھ کر اُسکے لبوں پر مسکراہٹ آگئی۔

بس یہی کہنا تھا اُس نے سوال کیا۔

ہاں اور بھی کچھ کہنا تھا۔ڈھیر سارا سوالیہ نشان۔

ن ن نہیں ایسے ہی بس۔اُسنے بے دلی سے لکھا تھا۔

مگر پھر آگے لکھا۔۔میں آج کیسی لگ رہی تھی؟؟

اچھی بس اچھی اُسکی دو ایموجی بھیجے جنکی آنکھیں حیرت سے کھلی تھی۔

اچھا میں میٹنگ جوائن کرنے جا رہا بعد میں بات کرتا ہوں بلکہ میں گھر آکر تفصیل سے دیکھ کر تعریف کرونگا اوکے؟جہان نے جواب دیا اور ایک بار پھر اُسکا میسیج دیکھ کر مسکراتے ہوئے اُٹھ کھڑا ہوا۔

www.novelsclubb.com

جبکہ فاطمہ الگ پیچ وتاؤ کھا رہی تھی آنے دو موصوف کو بتاتی ہوں دو لفظ نہیں بول سکتے میرے لئے۔اُسنے دانت کچکچاتے ہوئے اسے تصور کیا۔اور میک اپ صاف کرنے واشروم میں چلی گئی۔

وہ زیادہ دیر تک میک آپ کیئے نہیں رہ سکتی تھی کی اسے الجھن ہونے لگتی البتّہ لپ اسٹک ویسے ہی چھوڑ دیتی تھی۔

باہر اُسکے کرنے کا کوئی کام نہیں تھا تھوڑی دیر کے لیے لیٹ کر اپنی تھکن کم کر لیگی۔

بلیک سادہ سے شلوار قمیض کو پہن کر کافی سکون ملا تھا پنک دوپٹہ اُسنے سائڈ میں ڈالا اور تکیے کو سیٹ کر کے لیٹ گی۔

*****

شب و روز اُداس سے گزر رہے تھے۔کچھ ٹھنڈیاں بھی اپنے نام کی ہی طرح ٹھنڈ سی ہوتی ہیں۔

www.novelsclubb.com

ایسے میں سب ہی اپنے اپنے کمرے میں گھسے کام کر رہے تھے۔اُسنے بھی سب کے پورشن میں جانا کم کر دیا تھا کی اس سے اسکی مینٹل ہیلتھ پر کافی بڑا اثر پڑ رہا تھا۔

اسنے سوچا تھا میڈیکل کی بکس لیکر تیاری کریگی مگر یہ سستی۔

کبھی کبھی ازلان آجاتا اسے تنگ کرنے کے لئے آجاتا۔

امی اسے دیکھ کر ٹھنڈی آہیں بھرتی کی انکو لگتا کی وُہ اداس ہے۔

یہ مائیں بھی نا اپنی اولاد کے ہر دکھ درد کو بنا کہے جان لیتی ہیں مگر وہ انکو کیسے بتاتی کی وہ خوش ہیں اور اُسے کوئی بھی افسوس نہیں تھا۔

مگر یہ صرف وخود کو سمجھاتی اندر سے تو اسکے دل میں ٹیس اٹھتی کی کیا بچپن اور اب میں اتنا سا فرق نہیں آیا تھوڑی سی بھی محبت نہیں لوگوں کو اس سے۔روز اللہ سے شکوہ کرتی کی ایسا کیوں ہے۔

یا شاید وہ لفظی صبر کرنے کو صبر کہتی اصل میں تو صابر لفظ کے آس پاس بھی نا تھی۔

مگر اس کے عقل میں یہ بات نا سماتی۔

بارہ کے امتحان کے بعد وہ فارغ تھی۔ایسے میں سنا اپی کی شادی کا ولولہ اٹھا تو وہ کافی ایکسائٹڈ ہو گئی کی اب اسکی اپنے ہنر آزمانے کا موقع ملے گا۔کیونکہ گھر میں کوئی بھی اُسکے برابر کا میک اپ یہ فیشن نہیں کر پاتا تھا۔اُسکے لک بھی اسی کی طرح عجیب و غریب ہوتے کی صرف وہی کر پاتی تھی کوئی نارمل لڑکی ہوتی تو صرف سادگی سے ہی رہ جاتی باوجود سبکے مذاق اڑانے کے وہ باز نہ آتی تھی۔

www.novelsclubb.com

بڑی امی نے سنا اپی کی شادی میں باہر کے کچھ ہی لوگوں کو بلایا تھا کہ وہ سادگی سے بس نکاح کرنا چاہ رہی تھی۔ باقی گھر والے ہی اتنے ہوتے کی باہر والوں کی ضرورت نہیں پڑتی مگر رشتے داروں کو تو بلانا ضروری ہی تھا۔

اسکی تیاری بھی کچھ خاص نہ تھی۔

جسکا اسے بعد میں افسوس بھی ہوا تھا۔ سارے رشتے دار جو شہر سے باہر رہتے تھے سب آچکے تھے ماحور خالہ اور انکی فیملی بھی آچکی تھی۔ صرف اُنکے ہسبنڈ نہیں آئے تھے۔

وہ اپنی امی سے بات کر کے سنا اپی کے پورشن میں شفٹ ہو چکی تھی۔ جس پر کچھ لوگوں نے الٹی سیدھی باتیں بھی کی تھی مگر اسے اب اُنکی باتوں پر کان دھرنا چھوڑ دیا

اس وقت بھی سب لوگوں نے حال روم میں محفل جمائی تھی۔ کاشان نے بھی شرکت کی تھی مگر اُسنے اسے اپنی دوست کی امانت جانکر اُسکی طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

البتہ دل نے اسے دیکھ کر پھر سے اپنی اسپیڈ بڑھا دی تھی۔ وہ احساس جو پندرہ سال کی عمر میں اسے دیکھ کر ہوتا تھا آج بھی ویسا ہی تھا بیچ میں فاصلے آنے کی وجہ سے بات نہیں ہوتی تھی مگر دل آج بھی اس کے لئے دھڑک گیا تھا

اسے کاشان کی نظریں اپنے آس پاس محسوس ہو رہی تھی۔

مگر اسے دیکھ کر وہ اپنی نظریں جھکا لیتی یا اس جگہ سے اٹھ جاتی تھی۔ کچھ اتنے سالوں کے بعد ملے تھے تو وہ بچپن جیسی بے تکلفی نہ تھی۔

کچھ اس کو اندر سے شرمندگی تھی کہ اسکی نادانی کی وجہ سے جو غلطیاں ہوئی اور ہادی اور فاطمہ کے بارے میں اسے ضرور پتہ ہو گا۔ یہ ہی سوچ کر وہ اُسکا سامنا کرنے سے بچ رہی تھی۔

اسکا گریز جانکر کاشان نے بھی اسے مخاطب بھی کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

سارے لوگوں اکٹھے تھے تو مستی کا ماحول تھا۔ سارے لڑکوں کو باہر نکل لڑکیوں نے دروازہ اچھے سے بند کیا اور پھر وہ ڈانس کمپیٹیشن ہوا کی اللہ کی پناہ۔ ماہیا اور بابل کی گلیاں بھی گایا گیا جیسے سنکر سنا اپی کافی ایموشنل ہو گئی پھر سب نے ملکر آنسو بھی بہائے۔

آدھی رات کو اس وقت سب کافی تھک کر چور ہو گئے تھے تو اب بیٹھے تھے۔

یار کوئی چائے ہی بنادے بہت من کررہا ہے فاضیہ نے دہائی دی۔

اب ہم لوگ اندر آجائیں بوائز نے اندر آنے کی اجازت چاہی۔

ان لوگوں کو بس موقع چاہیے لڑکیوں کے بیچ گھسنے کا۔لڑکیوں میں سے کسی نے فقرہ دیا

۔

ہاں تو کیا سارے مزے آپ ہی لوگ لینگے ہم معصوم کہاں جائے فرمان نے آنکھ نکالی۔

بس بس اب اپنے ڈیلے نہ گھماؤ ویسے بھی اب ہم لوگ سونے جارہے کرو تم مزے

۔سلویٰ نے پھرتی سے اسکا منھ بند کیا۔

اور جو چاہے بن رہی ہے وہ۔۔۔۔۔ریحان نے آنکھ ماری۔وہ ہم لوگ پی لیتے ہیں۔

بنا کون رہا ہے چائے؟؟ساری ایک ساتھ اونچی آواز میں بولیں تھی۔

اچھا بحث مت کرو میں بنالاتی ہوں مگر اُسکے بدلے مجھے گول گپے کھلانے کے جانا ہوگا

۔اس نے اُٹھتے ہوئے شرط رکھی۔

اوکے ڈن اب چائے پلیز۔۔۔

ہمم شیور وہ کہتی ہوئی کچن میں چلی گئی۔

اور چائے کا پانی چڑھایا کچن کافی پھیلا ہوا تھا کچھ شادی کا گھر بھی تھا ہر وقت برتن نکلتے رہتے تھے۔اُسنے کیبنیٹ میں دیکھا تو کوئی بھی کپ نہیں تھا۔

اُف ایک نئ مصیبت۔۔۔اُسنے تھک کر لمبی سانس لی۔

اور پھر سنک میں پڑے ڈھیروں برتن میں سے صرف کپ ہی چھانٹ چھانٹ کر دھلنے لگی۔

چائے بنا رہی ہو؟؟

بھاری آواز میں اس کے ہاتھ کانپ گئے

چھن۔۔۔اُسکے ہاتھ سے کپ چھوٹ گیا تھا۔

کاشان کی آواز سنکر اُسکے ایسے لگا اُسکا دل اُسکے کانوں میں دھڑک رہا ہو اتنی تیز آواز ۔۔کہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ دشمنِ جاں اُس سے مخاطب تھا۔

جی اُسکے گلے سے پھنسی آواز نکلی۔

میرے لیے بھی ایک کپ بنادو اور تم ہم کو دیکھ کر ڈر کیوں گئ اُسنے اپنے انداز میں اسے پوچھا۔

نہیں تو ایسا کچھ نہیں ہے۔وہ اپنی ازلی اعتمادی میں آگئی۔

اچھا خیر چائے۔۔۔اُسکا گریز اور ڈر دیکھ کر وہ بیگانگی سے کہہ کر چلا گیا۔

جاری ہے۔

www.novelsclubb.com